ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

باب 1

قومی آمدنی
National Income

اہم موضوعات

- قومی آمدنی کا مفہوم
- قومی آمدنی کے مختلف تصورات
- حقیقی قومی آمدنی اور زری قومی آمدنی
- قومی آمدنی کی پیمائش کے طریقے
- قومی آمدنی کا دائری بہاؤ
- قومی آمدنی کا مطالعہ کیوں ضروری ہے؟
- قومی آمدنی کا توازن
- اہم مشقی سوالات

www.downloadclassnotes.com

قومی آمدنی (National Income)

اطباقی معاشیات کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جن میں جزوی معاشیات' کلاسیکی معیشت دانوں کے نظریات پر مشتمل ہے۔ اس میں معیشت کے مختلف شعبوں کا الگ الگ جائزہ لیا جاتا ہے۔ نظام معیشت کی چھوٹی چھوٹی اکائیوں (small units) اور اجزاء (parts) کا معاشی تجزیہ کرتے وقت کلاسیکی ماہرین یہ فرض کر لیتے ہیں کہ معیشت کامل روزگار کی سطح پر کام کرتی ہے اور عمومی بیروزگاری پیدا نہیں ہو سکتی کیونکہ جے بی سے (J.B.Say) کے منڈیوں کے قانون کے مطابق ''شے کی رسد اپنی طلب خود پیدا کر لیتی ہے۔'' لیکن 30-1929ء کے عالمی معاشی بحران نے کامل روزگار کے مفروضے کا بھرم توڑ دیا اور ڈاکٹر کینز کے نظریات پر مشتمل کلی معاشیات کو مقبولیت حاصل ہوئی جس کے تحت معیشت کا بحیثیت مجموعی جائزہ لیا جاتا ہے اور مسائل کو قومی و بین الاقوامی سطح پر بیان کیا جاتا ہے مثلاً قومی آمدنی' روزگار' قومی سطح پر بچت' سرمایہ کاری' زر' بینکاری' سرکاری مالیات' بین الاقوامی تجارت وغیرہ

ذرائع کی کمی اور حاجات لاتعداد ہونے کی وجہ سے ماہرین معاشیات کا یہ فرض بنتا ہے کہ ایسے اقدامات تجویز کریں کہ نہ صرف قومی سطح پر پیداوار اور آمدنی میں اضافہ ہو بلکہ پیدا کردہ اشیاء تک عام لوگوں کو بھی رسائی حاصل ہو اور منصفانہ طریقہ سے تمام عوامل اپنا حصہ حاصل کر کے اپنی زندگی خوشحال اور بہتر بنا سکیں۔ زیر نظر باب میں سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ قومی آمدنی کا مفہوم کیا ہے۔ اس کے مختلف تصورات کون کون سے ہیں۔ کسی ملک کی قومی آمدنی کی پیمائش کیونکر کی جاتی ہے نیز قومی آمدنی کی توازنی سطح کا جائزہ بھی اس باب میں زیر بحث لایا جائے گا۔

قومی آمدنی کا مفہوم (Concept of National Income)

قومی آمدنی کا مفہوم مختلف ماہرین نے مختلف الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر مارشل کے مطابق ''اشیاء و خدمات کی وہ خاص مقدار جو کسی ملک کے لوگ اپنے سرمائے اور قدرتی وسائل سے کام لے کر ایک مقررہ عرصہ میں پیدا کرتے ہیں' قومی آمدنی کہلاتی ہے۔ یہ عرصہ عام طور پر ایک سال کا ہوتا ہے۔''

"Aggregate of goods and services produced in a country in a fixed pericd of time, which is generally a year, is known as National income."

اس تعریف سے یہ بات واضح ہے کہ کسی ملک کے لوگ سال بھر میں اشیاء و خدمات کی جو مقدار پیدا کرتے ہیں۔ اسے قومی آمدنی کا نام دیا جاتا ہے۔ اشیاء سے مراد ہے سال بھر میں معیشت کے مختلف شعبوں سے حاصل ہونے والی پیداواریں مثلاً زرعی فصلیں' مصنوعات' معدنیات' جنگلات' حیوانات' نباتات وغیرہ جبکہ کچھ ادارے خدمات سرانجام دیتے ہیں مثلاً کاروبار' بینک' ذرائع نقل و حمل اور رسل و رسائل وغیرہ۔ علاوہ ازیں ایسے افراد کے معاوضوں کو بھی قومی آمدنی میں شامل کیا جاتا ہے۔ جو اشیاء پیدا نہیں کرتے بلکہ محض خدمات سرانجام دیتے ہیں مثلاً استاذ' ڈاکٹر' وکیل' جج صاحبان وغیرہ

پس ایک سال کے عرصہ میں کسی ملک کے افراد اشیاء و خدمات کی شکل میں جو کچھ بھی پیدا کرتے ہیں۔ اس کے مجموعے کو قومی آمدنی کہا جاتا ہے۔

پروفیسر فشر نے قومی آمدنی کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

"اشیاء وخدمات کی وہ مقدار جو ایک سال کے عرصہ میں صرف کی جائے قومی آمدنی کہلاتی ہے۔"

اس نے سال بھر میں صرف ہونے والی کل اشیاء وخدمات کے مجموعے کا ذکر کیا ہے کیونکہ جو کچھ پیدا ہوتا ہے لوگ اپنی ضروریات کے مطابق اسے صرف کرتے ہیں۔ اس لئے فشر نے پیداوار کی بجائے اشیاء وخدمات کے صرف کے مجموعے کو قومی آمدنی سے تعبیر کیا ہے۔

پروفیسر اے سی پیگو نے قومی آمدنی کی تعریف اس طرح سے کی ہے۔

"قومی آمدنی قوم کی مادی دولت کے اس حصے پر مشتمل ہوتی ہے جسے زرکی مدد سے ماپا جا سکے نیز اس میں بیرونی ممالک سے حاصل شدہ آمدنی بھی شامل ہوتی ہے۔"

پروفیسر گاڈنر ایکلے لکھتے ہیں۔

"کسی فرد کی آمدنی سے مراد وہ کمائی (Earnings) ہوتی ہے جو اسے اپنی یا اپنی جائیداد کی پیداواری خدمات کے عوض حاصل ہو۔ لہٰذا قومی آمدنی قوم کے تمام افراد کی آمدنیوں کے مجموعے کا نام ہے۔"

چونکہ ایک فرد اشیاء یا معاوضوں کی شکل میں جو کچھ حاصل کرتا ہے وہ اس فرد کی ذاتی آمدنی ہوتی ہے جبکہ قوم ایسے تمام افراد پر مشتمل ہوتی ہے جو کہ ایک ملک میں رہائش پذیر ہوں۔ لہٰذا ایسے تمام افراد کی آمدنیوں کا مجموعہ اس ملک کی قومی آمدنی بن جاتی ہے۔

یو۔ ایس۔ اے کے شعبہ کامرس نے قومی آمدنی کی تعریف اس طرح کی ہے۔

"وہ مجموعی خالص آمدنی جو کہ کسی قوم کے جملہ عاملین پیدائش یعنی زمین، محنت، سرمایہ اور تنظیم کو ایک مخصوص مدت کے دوران اشیاء وخدمات پیدا کرنے کے عوض بطور معاوضہ حاصل ہوتی ہے۔ اس قوم کی قومی آمدنی کہلاتی ہے۔"

امریکی نوبل انعام یافتہ معیشت دان پال۔ اے سیموئیل سن (P.A. Samuelson) کے الفاظ میں

"مجموعی طور پر کسی ایک ملک میں پیدا ہونے والی اشیاء وخدمات کے سالانہ بہاؤ کی زری قدر و قیمت کو قومی آمدنی کا نام دیا جاتا ہے۔"

قومی آمدنی کے بارے میں مختلف ماہرین کے خیالات جاننے کے بعد اس کی بہتر تعریف درج ذیل الفاظ میں بیان کی جا سکتی ہے۔

"اس سے مراد ایسی اشیاء وخدمات کے بہاؤ کی مالیت لی جاتی ہے جو کسی ملک میں ایک سال کے عرصے میں پیدا کی گئی ہوں بشرطیکہ اس میں سرمائے کی فرسودگی کا الاؤنس اور بالواسطہ ٹیکس منہا کر دیئے جائیں۔"

پس کسی ملک کی قومی آمدنی کا تعین کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

1- قومی آمدنی میں ایک سال کے دوران اشیاء وخدمات کے بہاؤ کی مالیت لی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال کے دوران تمام اشیاء وخدمات کی بازاری قیمت کے لحاظ سے مالیت کا اندازہ لگانا چاہیے۔ چاہے وہ اشیاء استعمال میں آ چکی ہوں یا استعمال میں آنے سے رہ گئی ہوں۔

2- سرمائے کی فرسودگی کے الاؤنس سے مراد یہ ہے کہ مشینوں کی مرمت اور تجدید وغیرہ کے لئے ان کی پیداوار میں سے ہر سال علیحدہ الاؤنس نکالنا چاہیے تاکہ جب مشین کی عمر ختم ہو جائے تو ان کٹوتیوں کی صورت میں اسی قدر رقم دوبارہ جمع ہو جائے تاکہ اس سے نئی مشین خریدی جا سکے اور سرمایہ اصل حالت میں موجود رہے۔

3- بعض اوقات شے کی قیمت میں ٹیکس بھی شامل ہوتا ہے جو کہ حکومت کی آمدنی کا ذریعہ بنتا ہے۔ لہٰذا کاروباری حضرات کی صحیح آمدنی معلوم کرنے کے لئے اس ٹیکس کو قیمت سے منہا کر دینا چاہیے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

قومی آمدنی کے مختلف تصورات
Various Concepts of National Income

کلی معاشیات کے پیش نظر قومی آمدنی کے اہم تصورات درج ذیل ہیں۔

1- خام قومی پیداوار یا مرکب قومی پیداوار (Compound National Product or Gross National Product (G.N.P)
2- خالص قومی پیداوار (Net National Product (N.N.P))
3- خام ملکی پیداوار (Gross Domestic Product (G.D.P))
4- قومی آمدنی (National Income)

آمدنی کے دیگر تصورات میں درج ذیل شامل ہیں۔

5- شخصی یا ذاتی آمدنی (Personal Income (PI))
6- قابل تصرف شخصی آمدنی یا ذاتی آمدنی برائے استعمال (Disposable Personal Income (DPI))
7- فی کس آمدنی (Per Capita Income)

اب ہم ان تصورات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں۔

1- خام قومی پیداوار یا مرکب قومی پیداوار (G.N.P): اشیاء خدمات کا مجموعہ جو کسی ملک کے لوگ ایک سال میں پیدا کرتے ہیں اسے ہم خام قومی پیداوار یا مرکب قومی پیداوار کا نام دیتے ہیں۔ اس میں سال بھر میں پیدا ہونے والی زرعی پیداوار، صنعتی و معدنی پیداوار اور معیشت کے دیگر تمام شعبوں سے حاصل ہونے والی پیداوار شامل ہوتی ہے۔ اسی طرح سے مختلف قسم کی خدمات بہم پہنچانے والے افراد مثلاً ڈاکٹروں، اساتذہ، وکیلوں، سرکاری افسروں وغیرہ کی سال بھر کی آمدنیاں بھی اس میں شامل ہوتی ہیں نیز خدمات سرانجام دینے والے ادارے مثلاً بیمہ کمپنیوں، بینکوں، جہاز ران کمپنیوں اور ذرائع مواصلات و خبر رسانی سے حاصل ہونے والی آمدنی یا منافع بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔ اشیاء و خدمات کی پیداوار کا مجموعہ لیتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ صرف سال رواں کے دوران پیدا کردہ اشیاء اور خدمات کی مالیت کا اندازہ لگایا جائے۔ اگر سابقہ سالوں کی اشیاء بچی پڑی ہوں تو انہیں اس میں شمار نہ کیا جائے۔

پس خام قومی پیداوار = صرف + سرمایہ کاری + حکومتی خرچ اور سرمایہ کاری + برآمدات - درآمدات

$$GNP = C+I+G+(X-M)$$

2- خالص قومی پیداوار (Net National Product(N.N.P): اگر خام قومی پیداوار میں سے سرمائے کی شکست و ریخت یا عمل فرسودگی کے اخراجات (Depericiation Allowance) منہا کر دیئے جائیں تو باقی خالص قومی پیداوار رہ جاتی ہے۔

خالص قومی پیداوار = خام قومی پیداوار - فرسودگی کے اخراجات

$$NNP = GNP - Depericiation\ Allowance$$

شکست و ریخت کے اخراجات سے مراد وہ اخراجات ہیں جو کہ مشینوں، گاڑیوں اور دیگر آلات سرمایہ کی توڑ پھوڑ کے سلسلے میں برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ یہ اخراجات خام قومی پیداوار میں تو شامل ہوتے ہیں مگر خالص قومی پیداوار میں شامل نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر ایک کاشتکار تین لاکھ روپے میں ایک ٹریکٹر خریدتا ہے جس کی گارنٹی بیس سال ہے یعنی یہ ٹریکٹر بیس سال بعد بیکار ہو جائے

گا۔اگر اس ٹریکٹر کی آمدنی میں سے ہر سال وہ کاشتکار 15 ہزار روپے شکست وریخت کے الاؤنس کے طور پر علیحدہ رکھتا ہے تو بیس سال بعد جب وہ ٹریکٹر بیکار ہو جائے گا تو اس کے پاس تین لاکھ روپے جمع ہو جائیں گے۔جن سے وہ نیا ٹریکٹر خرید سکے گا۔اس طرح مصارف بدل کاری کے نتیجہ میں سرمایہ کاری کا سلسلہ جاری رہے گا۔قومی آمدنی کے تصورات میں شکست وریخت کے اخراجات کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ اس سے سرمایہ اصلی حالت میں موجود رہتا ہے اور اسے آمدنی سمجھ کر استعمال نہیں کیا جاتا۔

3-خام ملکی پیداوار Gross Domestic Product (G.D.P): اس سے مراد کسی ملک کے صرف اندرونی ذرائع سے حاصل ہونیوالی اشیاء وخدمات کی وہ مقدار لی جاتی ہے جو کہ ایک سال کے عرصہ میں پیدا کی گئی ہو۔مختلف شعبوں سے اشیاء اور خدمات کی مقدار پیدا کرنے کے لئے مختلف مداخل (Inputs) درکار ہوتے ہیں۔ان کے نتیجہ میں مخارج (Output) کا ظہور ہوتا ہے۔پس یہی مخارج یعنی پیداوار خام ملکی پیداوار کہلاتی ہے خام ملکی پیداوار میں بیرونی ذرائع سے حاصل کردہ آمدنی شامل نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں وہ رقومات شامل ہوتی ہیں جو ملکی لوگ غیر ممالک سے کما کر بھیجتے ہیں۔

پس خام ملکی پیداوار = خام قومی پیداوار۔بیرونی ذرائع سے حاصل کردہ آمدنی

G.D.P=GNP–Income from External Sources

اس کی وضاحت ہم پاکستان کی خام قومی پیداوار کے اعداد وشمار سے کرتے ہیں۔مثال کے طور پر 2019-20ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی خام قومی پیداوار بلحاظ مصارف عاملین پیدائش G.N.P at Factors cost کی مالیت تقریباً 41842429 ملین روپے بنتی تھی جبکہ غیر ملکی ذرائع سے حاصل کردہ آمدنی 2963949 ملین روپے تھی۔اس طرح سے پاکستان کی خام ملکی پیداوار کی مالیت بلحاظ مصارف عاملین پیدائش G.D.P (F.C) 38878480 ملین روپے بنتی ہے۔

4-قومی آمدنی National Income (NI): ہم نے خام پیداوار کے تصور کی وضاحت کی ہے۔اگر خام قومی پیداوار میں عمل فرسودگی کے اخراجات نکال دیئے جائیں تو باقی خالص قومی پیداوار رہ جاتی ہے۔اس خالص قومی پیداوار میں بالواسطہ ٹیکس یعنی کسٹم ڈیوٹی' ایکسائز ڈیوٹی' بکری ٹیکس وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔اگر خالص قومی پیداوار کی مالیت میں سے یہ تمام بالواسطہ ٹیکس منہا کر دیئے جائیں جبکہ اعانے اس میں جمع کر لئے جائیں تو باقی خالص قومی آمدنی بن جاتی ہے جو کہ عاملین پیدائش کے معاوضوں یعنی لگان' اُجرتیں' سود اور منافع کا مجموعہ ہوتی ہے یا اشیاء خدمات کی بازاری قیمت کے لحاظ سے ان کی مالیت کے برابر ہوتی ہے۔

پس قومی آمدنی = خالص قومی پیداوار۔بالواسطہ ٹیکس + اعانے

NI = NNP – Indirect Taxes + Subsidies

حکومت کی طرف سے مختلف اشیاء کی پیداوار کی فروخت پر دی جانے والی رعایت یا چھوٹ کو اعانہ کہا جاتا ہے۔

5-شخصی آمدنی Personal Income(PI): شخصی آمدنی سے مُراد وہ آمدنی ہے جو افراد علیحدہ علیحدہ طور پر سال بھر میں کماتے ہیں مثلاً ایک ڈاکٹر سال بھر میں 5 لاکھ روپے کماتا ہے تو یہ اس کی شخصی آمدنی ہوگی۔شخصی آمدنی میں درج ذیل رقومات شامل ہوتی ہیں۔

(i) انتقالی ادائیگیاں (Transfer payments): شخصی آمدنی میں انتقالی ادائیگیاں بھی شامل ہوتی ہیں یعنی وہ رقومات جو بغیر کسی محنت کے حاصل ہوں مثلاً زکوٰۃ' خیرات' صدقات' وظائف' پینشن' تحائف' امداد وغیرہ حالانکہ یہ رقوم خام قومی پیداوار میں شامل نہیں ہوتیں۔

"Transfer payments are payments made without inreturn the recipient providing any current service."

(ii) براہِ راست ٹیکس(Direct Tax): شخصی آمدنی میں براہ راست ٹیکس بھی شامل ہوتے ہیں۔ پس شخصی آمدنی سے مراد کسی شخص کی وہ تمام آمدنی ہے جو کہ ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے پہلے اسے حاصل ہوتی ہے۔

(iii) مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے غیر تقسیم شدہ منافع جات(Undistributed Corporate Profits): شخصی آمدنی میں مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کے ایسے منافع جات شامل نہیں ہوتے جو حصہ داروں میں تقسیم نہ کئے گئے ہوں (جبکہ ایسے منافع جات قومی آمدنی میں شامل ہوتے ہیں۔)

(iv) سماجی تحفظ کی کٹوتیاں(Social Security Deductions): ملازمین کی تنخواہ کا کچھ حصہ ان کو دورانِ ملازمت ادا نہیں کیا جاتا تا کہ ریٹائرمنٹ کے وقت ان کو ادا کیا جائے جو کہ وہ اپنی فلاح و بہبود پر خرچ کر سکیں لہٰذا ملازمین کی تنخواہ کا وہ حصہ جو اسے ادا نہیں کیا جاتا اس کو شخصی آمدنی میں منہا کر دیا جاتا ہے۔

شخصی آمدنیوں کا مجموعہ = قومی آمدنی + انتقالی ادائیگیاں + براہ راست ٹیکس۔ مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کے غیر منقسم شدہ منافع جات۔ سماجی تحفظ کی کٹوتیاں

$$PI = NI + TP + DT - UCP - SSD$$

6- قابل تصرّف شخصی آمدنی (Disposable Personal Income) (D.P.I): شخصی آمدنی سے مراد کسی شخص کی وہ تمام تر آمدنی ہے جو اسے حاصل ہوتی ہے مگر یہ ساری آمدنی اس کے تابع نہیں ہوتی یعنی وہ اسے اپنی مرضی سے خرچ نہیں کر سکتا بلکہ اس کے تصرف میں جو رقم آتی ہے وہ اس سے کم ہوتی ہے۔ بالفاظ دیگر شخصی آمدنی میں سے اگر براہ راست ٹیکس، سماجی بہبود فنڈ اور دیگر ادائیگیاں منہا کر دی جائیں تو باقی قابل تصرف شخصی آمدنی رہ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کی تنخواہ دس ہزار روپے ماہانہ ہے لیکن یہ ساری اس کے مصرف میں نہیں آتی بلکہ اس میں سے 300 روپے انکم ٹیکس، جی پی فنڈ اور دیگر ٹیکسوں کی صورت میں منہا کر دیے جاتے ہیں۔ باقی نقد رقم جو اسے ملتی ہے یعنی 9700 روپے یہی اس کی قابل تصرف شخصی آمدنی ہے کیونکہ اسے صارف جہاں چاہے اپنی مرضی سے خرچ کر سکتا ہے۔ پس قابل تصرف شخصی آمدنی = شخصی آمدنی۔ براہ راست ٹیکس

$$Yd = Y - T$$

Yd	=	Disosable Income	یہاں قابل تصرّف آمدنی
Y	=	Personal Income	شخصی آمدنی
T	=	Taxes	براہ راست ٹیکس

قابل تصرّف آمدنی میں سے ہی لوگ اپنی ضروریات زندگی کو بھی پورا کرتے ہیں اور کچھ رقوم بچا بھی لی جاتی ہیں اور یہ دونوں ہی معیشت پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں اور بعض تصورات کے تجزیہ کے لئے اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

7- فی کس آمدنی (Per Capita Income): فی کس آمدنی سے مراد اوسطاً فی کس سالانہ آمدنی لی جاتی ہے یعنی کسی ملک کے ایک فرد کی اوسطاً سالانہ آمدنی اسے ملک کی قومی آمدنی کو کل ملکی آبادی سے تقسیم کر کے معلوم کیا جا سکتا ہے یعنی

$$\text{فی کس اوسط آمدنی} = \frac{\text{کل قومی آمدنی}}{\text{کل آبادی}}$$

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

حقیقی قومی آمدنی اور زری قومی آمدنی

Real National Income and Nominal National Income

قومی آمدنی کا اندازہ لگاتے وقت ہم دیکھتے ہیں کہ سال بھر میں اشیاء وخدمات کی کتنی مقدار پیدا ہوئی ہے اسے ہم حقیقی آمدنی کہتے ہیں۔ چونکہ پیداوار کو ماپنے کے پیمانے مختلف ہوتے ہیں۔ بعض چیزوں کو گرام میں ماپا جاتا ہے اور بعض کو میٹروں میں۔ لہٰذا قومی آمدنی کی کل مقدار معلوم کرنے کے لئے اسے زر کی اکائیوں میں تبدیل کیا جاتا ہے یعنی اشیاء وخدمات کی بازاری قیمتوں کے پیش نظر قومی آمدنی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اگر محض قیمتیں بڑھ جانے سے اشیاء وخدمات کی مالیت میں اضافہ ہو جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ قومی آمدنی میں حقیقی اضافہ ہو گیا ہے یا قیمتیں کم ہونے سے اگر اشیاء کی مالیت میں کمی آ جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ حقیقی آمدنی میں کمی ہوئی ہے۔ حقیقی آمدنی کا اصل تعلق اشیاء وخدمات کی پیداوار سے ہوتا ہے اور حقیقی آمدنی میں اضافہ یا کمی اشیاء وخدمات کی مقدار میں اضافہ یا کمی سے ہوتی ہے۔ اس کی وضاحت ہم ایک مثال سے کرتے ہیں۔ فرض کریں کہ 2005ء میں پاکستان کی کل آمدنی 500 ارب روپے تھی۔ اگر ہم 2005ء کی قیمتوں کو 100 فرض کر لیں اور 2010ء میں قیمتیں بڑھ کر 200 ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ قومی آمدنی بھی بڑھ کر 1000 ارب یعنی دوگنی ہو گئی ہے کیونکہ قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے آمدنی میں بظاہر دوگنا اضافہ نظر آئے گا حالانکہ حقیقی قومی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہُوا اور یہ 500 ارب روپے ہی ہے جیسا کہ درج ذیل گوشوارے سے ظاہر ہے۔

قومی آمدنی کا سال	زری آمدنی	قیمتوں کا معیار	حقیقی آمدنی
2005ء	500 ارب روپے	100	$500 = 100 \times \frac{500}{100}$ ارب روپے
2010ء	1000 ارب روپے	200	$500 = 100 \times \frac{1000}{200}$ ارب روپے

پس اُوپر دیئے گئے گوشوارے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی زری آمدنی میں 2005ء کے مقابلہ میں 2010ء میں دوگنا اضافہ ہو گیا ہے حالانکہ حقیقی قومی آمدنی میں اضافہ بالکل نہیں ہُوا۔ قومی آمدنی 2010ء میں بھی 500 ارب روپے ہی تھی۔ یہ اضافہ محض زری آمدنی کی صورت میں نظر آتا ہے جو کہ قیمتوں میں اضافے کا نتیجہ ہے۔ حقیقی طور پر آمدنی کا معیار وہی ہے جو کہ 2005ء میں تھا۔

قومی آمدنی کی پیمائش کے طریقے

Methods of Measurement of National Income

کسی ملک کی قومی آمدنی کی پیمائش درج ذیل طریقوں کی مدد سے کی جا سکتی ہے۔

1- پیداوار کا مجموعہ (بازاری قیمت کے لحاظ سے) Product Method

2- آمدنیوں کا مجموعہ (عاملین کے معاوضوں کے مجموعوں کے لحاظ سے) Income Method

3- کل خرچ کا طریقہ Expenditure Method

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

1- پیداوار کا مجموعہ یا بازاری قیمت کے لحاظ سے :National Income at Market Prices / Product Method

ڈاکٹر مارشل کی تعریف کے مطابق قومی آمدنی سے مراد اشیاء و خدمات کا وہ مجموعہ ہوتا ہے جو کسی ملک کے لوگ اپنے موجودہ وسائل کو بروئے کار لا کر ایک سال کے عرصے میں پیدا کرتے ہیں۔ پس اگر کسی ملک کی سال بھر کی اشیاء و خدمات کی مالیت کو جمع کر لیں تو ہمیں اس ملک کی قومی آمدنی معلوم ہو جاتی ہے۔ اس میں:

1- زرعی شعبہ کی پیداوار مثلاً گندم، چاول، گنا، کپاس، سبزیاں، پھل وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔
2- صنعتی شعبہ کی پیداوار مثلاً کپڑا، چینی، سیمنٹ، مشینری اور دیگر مصنوعات شامل ہوتی ہیں۔
3- خدمات سرانجام دینے والے ادارے مثلاً بینکوں، بیمہ کمپنیوں اور جہازران کمپنیوں کے منافع جات شامل کئے جاتے ہیں۔
4- خدمات سرانجام دینے والے افراد مثلاً اساتذہ، وکلاء، ڈاکٹروں اور دیگر افراد کے معاوضے بھی شامل ہوتے ہیں۔

ان تمام اشیاء کی پیائش کے پیمانے مختلف ہوتے ہیں مثلاً لمبائی Length کے لئے میٹر اور کلومیٹر جبکہ وزن (weight) کا پیمانہ لیٹر اور کلوگرام ہوتا ہے۔ ان تمام اشیاء کی کل پیداوار کی بازاری قیمت کے لحاظ سے مالیت معلوم کر لی جاتی ہے۔ اس طرح سے ملک میں جتنے افراد خدمات سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ ان کی سالانہ آمدنیوں کو جمع کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح سے اشیاء کی بازاری قیمتوں کا مجموعہ اور تمام افراد کی خدمات کے تحت حاصل ہونے والی آمدنیوں کے مجموعے کو جمع کر لیا جاتا ہے۔ اس طریقے سے حاصل ہونے والی آمدنی کو قومی آمدنی بلحاظ بازاری قیمت کہا جاتا ہے۔ اس کی مزید وضاحت درج ذیل فرضی گوشوارے کے ذریعے کی جاتی ہے۔

اشیاء و خدمات	کل پیداوار	بازاری قیمت	کل مالیت
گندم	10 لاکھ من	300 روپے فی من	30 کروڑ روپے
چاول	5 لاکھ من	1000 روپے فی من	50 کروڑ روپے
کپاس	100000 گانٹھیں	2000 روپے فی گانٹھ	20 کروڑ روپے
گھی	50,000 من	1000 روپے فی من	5 کروڑ روپے
خدمات			
ڈاکٹرز	5000 افراد	100,000 (فی کس)	50 کروڑ روپے
اساتذہ	10,000 افراد	50,000 (فی کس)	50 کروڑ روپے
وکیل	5,000 افراد	60,000 (فی کس)	30 کروڑ روپے
کل قومی آمدنی			235 کروڑ روپے

احتیاطیں (Precautions): قومی آمدنی کا تخمینہ لگاتے وقت اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے کہ اعداد و شمار بالکل صحیح ہوں تا کہ آمدنی کے تخمینے غلط نہ ہو جائیں کیونکہ قومی آمدنی کے صحیح اعداد و شمار پر ملک کی معاشی ترقی کے منصوبوں کا دارومدار ہوتا ہے۔ عام طور پر پیداوار کے مجموعے سے قومی آمدنی معلوم کرتے وقت درج ذیل احتیاطیں ضروری ہیں۔

(i) دوہری گنتی کا خطرہ (Danger of double Counting): اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ایک ہی چیز بار بار نہ گنی جائے مثلاً ہم ایک دفعہ کپاس کی کل مالیت کو لے لیتے

ہیں تو دوسری بار کپاس کے بنے ہوئے دھاگے' کپڑے اور ریڈی میڈ گارمنٹس کی مالیت کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔ اس طریقے سے ایک ہی چیز کی بار بار گنتی ہو جاتی ہے اور قومی آمدنی کا تخمینہ اس دوہرے شمار سے غلط ہو جاتا ہے۔ اس سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ ہم یا تو چیز کی ابتدائی شکل لیں اور باقی ساری صورتیں چھوڑ دیں۔ مثلاً اگر ہم نے کپاس کو شمار کر لیا ہے تو پھر کپاس کی بنی ہوئی کسی چیز کو شامل نہیں کرنا چاہیے نیز اس شے کی مختلف صورتوں کی پیدائش یا تکمیل کے دوران مختلف مرحلوں پر قیمت میں جو اضافہ ہوتا ہے صرف اسی کو جمع کیا جائے۔ اسی طرح اگر گنے کی مالیت کا اندازہ لگا لیا جائے تو اس سے تیار ہونے والی چینی کا شمار نہیں کرنا چاہیے۔ یا پھر شے کی مالیت کا اندازہ اس وقت لگانا چاہیے جب وہ تیار ہو کر آخری مرحلے میں پہنچ چکی ہو۔ مثلاً کپاس یا دھاگے کی بجائے کپڑے کی صورت میں اور خام لکڑی کی بجائے فرنیچر کی صورت میں مالیت کو شامل کرنا چاہیے۔

اگر مختلف مراحل میں کسی شے کی مالیت کا اندازہ لگایا جائے تو اس سے قومی آمدنی کے تخمینے غلط ہو جاتے ہیں اور ایک چیز بار بار گنی جاتی ہے جسے دوہرے شمار کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کی وضاحت درج ذیل گوشوارہ سے کی جا سکتی ہے۔

پیدائش کے مراحل	شے کی نوعیت	مالیت	مالیت میں اضافہ
پہلا	خام لکڑی	10,000روپے	10000روپے
دوسرا	فرنیچر سے پہلے	15,000روپے	5000روپے
تیسرا	تیار شدہ فرنیچر	25,000روپے	10000روپے
میزان		50,000روپے	25,000روپے

اس گوشوارے سے ظاہر ہے کہ فرنیچر کی اصل مالیت 25000روپے ہے لیکن بار بار گننے سے اس کی مالیت 50,000روپے بن جاتی ہے۔ دوہری گنتی سے بچاؤ کے علاوہ مندرجہ ذیل احتیاطیں بھی ضروری ہیں۔

(ii) تفریح طبع کی خاطر (Hobby / Recreation): وہ کام جو کہ تفریح طبع کی خاطر کیے جائیں ان سے حاصل کردہ آمدنی بھی قومی آمدنی میں شمار نہیں کی جاتی مثلاً اگر کوئی شخص گھر میں باغبانی یا مرغبانی کرتا ہے تو ایسی آمدنی بھی قومی آمدنی میں شمار نہیں ہوگی۔

(iii) بلا معاوضہ خدمات (Self provided services): خود استعمال کی اشیاء جو گھر میں استعمال کی جاتی ہیں وہ بھی شمار نہیں کی جاتیں مثلاً اپنے لئے کپڑے سینا' سویٹر بننا' کھانا پکانا' اپنا جوتا پالش کرنا وغیرہ۔

(iv) بالواسطہ ٹیکس (Indirect Taxes): اگر قیمت میں بالواسطہ ٹیکس مثلاً سیلز ٹیکس' ایکسائز ڈیوٹی وغیرہ شامل ہوں تو اسے بھی منہا کر دینا چاہیے۔

2- آمدنیوں کا مجموعہ یا عاملین کے معاوضوں کے مجموعہ کے حساب سے:

(National Income at Factor's Earning/Income Method):

قومی آمدنی کی پیمائش کا دوسرا طریقہ آمدنیوں کا مجموعہ ہے چونکہ قومی آمدنی پوری قوم کی آمدنی ہوتی ہے لہٰذا اگر ہم سب افراد کی آمدنیوں کو جمع کر لیں تو قومی آمدنی معلوم ہو جاتی ہے۔ بالفاظ دیگر قومی آمدنی کو چار عاملین پیدائش زمین' محنت' سرمایہ اور تنظیم مل کر پیدا کرتے ہیں۔ ان چاروں عاملین کا معاوضہ بالترتیب لگان' اُجرت' سود اور منافع کی شکل میں ادا کیا جاتا ہے۔ لہٰذا

اگر ان چاروں عاملین کے معاوضوں کو جمع کر لیا جائے تو کل قومی آمدنی معلوم ہو جاتی ہے۔ اب ہم ان کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

لگان (Rent): اس مد میں حقیقی اثاثوں مثلاً زمینوں، قدرتی عطیات اور مکانوں کے کرائے شامل ہوتے ہیں۔ مالکان اپنے رہائشی مکانوں کے کرائے بھی مضمر لگان کی صورت میں شامل کر لیتے ہیں۔

اُجرتیں (Wages): اس مد میں سرکاری، نیم سرکاری، نجی فرموں اور محکموں میں کام کرنے والے افراد کے معاوضے شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے ملازمین کی اُجرتیں، تنخواہیں، ڈاکٹرز، وکیلوں اور دوسرے خدمات سرانجام دینے والے افراد کے معاوضے اور ان کے علاوہ دیگر مراعات والا ؤنس اور دوسری ضمنی ادائیگیاں مثلاً فلاح و بہبود کے لئے ملنے والے فنڈز اور معاشرتی تحفظ کے لئے ملنے والی رقوم وغیرہ بھی شامل ہوتی ہیں۔

سود (Interest): اس مد میں حکومت کی جانب سے جاری کئے جانے والے ہر قسم کے قرضوں کا سود شامل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مشترکہ سرمایہ کی انجمنوں کے بانڈز پر حاصل ہونے والا سود اور سرمایہ کو استعمال میں لانے کا معاوضہ بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔

منافع جات (Profit): اس میں ہر قسم کے کاروبار کے منافع جات شامل ہوتے ہیں۔ چاہے کاروبار انفرادی ہو یا شراکت کی بنیاد پر۔ مشترکہ سرمائے کی انجمن کی صورت میں یا امداد باہمی کے طریق پر غرض کہ ہر قسم کے کاروبار سے حاصل ہونے والا منافع شامل کیا جاتا ہے یعنی آجر کو اس کی خدمات کا جو معاوضہ ملتا ہے وہ اس میں شامل ہوتا ہے۔

پس

$$\text{قومی آمدنی} = \text{لگان} + \text{اُجرتیں} + \text{سود} + \text{منافع جات}$$

$$Y = R + w + i + \pi$$

احتیاطیں (Precautions): اس طریقے سے قومی آمدنی کا اندازہ لگاتے وقت ہمیں درج ذیل احتیاطیں کرنی چاہئیں۔

(i) انتقالی ادائیگیاں: انتقالی ادائیگیوں (Transfer Payments) کو قومی آمدنی میں شمار نہیں کرنا چاہیے۔ انتقالی ادائیگیوں سے مراد ایسی رقومات ہیں جو بغیر محنت کے حاصل ہو جائیں مثلاً زکوٰۃ، خیرات، صدقات، وظائف، پنشن، تحائف، بیوی کا جیب خرچ وغیرہ

(ii) غیر قانونی وصولیاں: غیر قانونی اور غیر اخلاقی طریقوں سے حاصل کردہ رقومات کو بھی قومی آمدنی میں شمار نہیں کیا جاتا۔ مثلاً چوری، چور بازاری، رشوت، سمگلنگ یا ڈاکہ زنی وغیرہ سے حاصل کردہ رقوم یا اشیاء وغیرہ۔

3- کل خرچ کا طریقہ (Total Expenditure Method): اس طریقے کے تحت ایک سال کے عرصے میں پیدا ہونے والی اشیاء خدمات کی خریداری پر ہونے والے کل اخراجات کو جمع کر لیا جاتا ہے جس سے خام قومی پیداوار (G.N.P) معلوم ہو جاتی ہے۔ اس میں اگر سرمائے کی فرسودگی کے الاؤنس اور اشیائے صرف پر لگائے جانے والے ٹیکسوں کو منہا کر دیں اور حکومت کے اعانوں (Subsidies) کی صورت میں دی جانے والی مراعات کو جمع کر لیں تو ہمیں خالص قومی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ اسے ہم خالص قومی آمدنی بحساب مصارف عاملین پیدائش (At F.C) بھی کہتے ہیں۔ اس طریقہ کے تحت قومی آمدنی معلوم کرتے وقت درج ذیل اخراجات کو شامل کیا جاتا ہے۔

1- نجی صرفی خرچ (Private Consumption): عام افراد اپنی روزمرہ ضروریات کے لئے جو کچھ خرچ کرتے ہیں مثلاً کھانے پینے، پہننے، رہنے سہنے اور دیگر ضروریات زندگی پر جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے جمع کر لیا جاتا ہے۔

2- سرکاری صرفی خرچ (Public Consumption): حکومت اشیاء و خدمات کی خرید و فروخت پر جو کچھ خرچ کرتی ہے مثلاً ملکی دفاع پر حکومت کو خرچ کرنا پڑتا ہے۔ ملک میں امن و امان برقرار رکھنے یا دیگر تعلیمی، طبی، معاشرتی سہولیات کی بہم رسانی کے لئے جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے اسے جمع کر لیا جاتا ہے۔

3- نجی سرمایہ کاری (Private Invertment): عام افراد جو سرمایہ کاری کرتے ہیں مثلاً نئے کارخانے تعمیر کرنا، نئے مکانات بنانا، نیا کاروبار شروع کرنا وغیرہ ان منصوبوں پر خرچ ہونے والی رقوم کو جمع کر لیا جاتا ہے۔

4- سرکاری سرمایہ کاری (Public Investment): حکومت بھی مختلف سرمایہ کاری کے پروگراموں پر خرچ کرتی ہے۔ مختلف منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ سرکاری شعبے میں کارخانے تعمیر کیے جاتے ہیں۔ نہریں، سڑکیں اور ریلوے لائنیں بچھائی جاتی ہیں۔ نیز مشینوں اور خام مال کی صورت میں بھی سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔

اس طرح سے ملک میں کل سرکاری اور نجی اخراجات کو جمع کر کے بھی قومی آمدنی معلوم کی جا سکتی ہے کیونکہ ڈاکٹر کینز کے مطابق

(i) قومی آمدنی = صرف + بچت یا

(ii) قومی آمدنی = صرف + سرمایہ کاری یا

(i) $Y = C + S$

(ii) $Y = C + I$

یہاں پر صرف + سرمایہ کاری کل خرچ کو ظاہر کرتا ہے۔ لہٰذا:

قومی آمدنی = کل خرچ

5- خالص برآمدات (Net Exports(NX): اس طریقے میں خالص برآمدات کو بھی شامل کیا جاتا ہے جو کہ کسی ملک کے اخراجات کو ظاہر کرتا ہے۔

احتیاطی تدابیر (Precautins):

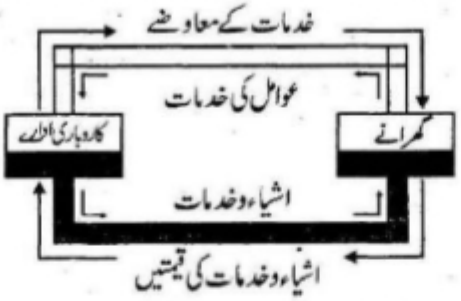
(i) اس طریقے سے قومی آمدنی معلوم کرتے وقت صرف ان اخراجات کو شامل کیا جائے جو تیار شدہ اشیاء خدمات پر کیے جائیں۔

(ii) استعمال شدہ اشیاء پر خراجات کو اس میں شمار نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ اشیاء اس سال کی قومی آمدنی میں شمار ہو چکی ہوتی ہیں۔ جس سال میں وہ پیدا کی گئیں مثلاً کار یا پرانا گھر وغیرہ۔

(iii) مالی اثاثوں جیسا کہ بانڈز اور دیگر سیکیورٹیز کی خرید و فروخت کے اخراجات کو بھی اس میں شمار نہیں کیا جاتا۔

قومی آمدنی کا دائری بہاؤ (Circular Flow of National Income)

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ قومی آمدنی کی پیمائش تین طریقوں کی مدد سے کی جا سکتی ہے لیکن پہلے دو طریقے یعنی پیداوار کا مجموعہ اور آمدنیوں کا مجموعہ قومی آمدنی کی پیمائش کے لئے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ اگر قومی آمدنی کا اندازہ لگاتے وقت ان دونوں طریقوں میں مناسب احتیاطیں (جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے) کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو خواہ کسی بھی طریقے سے قومی آمدنی کے اعداد و شمار اکٹھے کیے جائیں وہ باہم برابر ہوں گے۔



اس کی وضاحت درج ذیل شکل میں کی جاتی ہے۔

اس شکل میں ہم نے دو شعبے لئے ہیں۔

(i) عوام / عوامل (ii) کاروباری ادارے / فرم

جہاں تک عوام کا تعلق ہے وہ عوامل کی خدمات بہم پہنچاتے ہیں یعنی عوام کی طرف سے زمین، محنت، سرمایہ، تنظیم کی صورت میں یہ عوامل کاروباری اداروں کو اپنی خدمات پیش کرتے ہیں اور کاروباری ادارے ان خدمات کے بدلے ان کو لگان، اُجرتیں، سود اور منافع کی صورت میں معاوضے ادا کرتے ہیں جو کہ ان عاملین کی آمدنی بنتی ہے۔ کاروباری ادارے ان عوامل کو کاروبار میں لگا کر اشیاء وخدمات کی جو مقدار پیدا کرتے ہیں وہ اسے عوام کے پاس فروخت کے لئے منڈی میں بھیج دیتے ہیں۔ عوام ان اشیاء کو خریدتے ہیں اور ان کے بدلے قیمتوں کی شکل میں رقومات کاروباری اداروں کے پاس چلی جاتی ہیں۔ اس طرح سے قومی آمدنی کا ایک بہاؤ شروع ہو جاتا ہے جو ایک دائرے کی شکل اختیار کر جاتا ہے کیونکہ جتنی آمدنی عاملین معاوضوں کی صورت میں وصول کرتے ہیں اسی قدر وہ اشیاء کی قیمتوں کی شکل میں ادا کر دیتے ہیں۔ پس شکل میں اُوپر کا آدھا حصہ نچلے آدھے حصہ کے برابر ہو جاتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو اُوپر کا حصہ آمدنیوں کے مجموعے سے حاصل کردہ قومی آمدنی ہے اور نیچے کا حصہ پیداوار کا مجموعہ ہے۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ اگر ہم قومی آمدنی کا اندازہ لگاتے وقت مناسب احتیاطیں اختیار کریں تو ہر صورت میں معلوم کی گئی آمدنی ایک دوسرے کے برابر ہوگی۔

قومی آمدنی کا مطالعہ کیوں ضروری ہے؟

کسی ملک میں قومی آمدنی کا مطالعہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ قومی آمدنی کے اندازے ملک کی معاشی ترقی کی راہ متعین کرتے ہیں۔ ذرائع کے بہتر استعمال کے لئے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ملک کو درپیش مختلف مسائل مثلاً بیروزگاری، افراط زر، غربت، معاشی پسماندگی کے متعلق سمجھنے کے لئے قومی آمدنی کا مطالعہ بہت ضروری ہے تاکہ ملکی مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے ان کا مناسب حل تلاش کیا جا سکے۔ قومی آمدنی کا مطالعہ کیونکر ضروری ہے۔ اس کا اندازہ درج ذیل امور سے لگایا جا سکتا ہے۔

1- معاشی ترقی کی رفتار کا جائزہ: کسی ملک کی معاشی ترقی کی رفتار کا اندازہ قومی آمدنی کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ اس سے ہمارے علم میں آتا ہے کہ قومی آمدنی میں اضافہ کس شرح سے ہو رہا ہے۔ ملک میں معاشی ترقی کی رفتار کیا ہے۔ اگر رفتار کم ہے تو اس کو کس طرح سے بڑھایا جا سکتا ہے مثلاً پاکستان میں 2019-20ء میں خام ملکی پیداوار GDP کی شرح نمو 0.38- فیصد رہی جو کہ سابقہ سال کے مقابلہ میں کم ہے۔

2- ملک کی معاشی حیثیت کا اندازہ: قومی آمدنی کے تخمینوں سے ہم ملک کی معاشی حالت کا اندازہ لگاتے ہیں مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری قومی آمدنی دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی نسبت بہت کم ہے مثلاً پاکستان کی فی کس آمدنی 2019-20ء کے اقتصادی جائزے کے مطابق 1355 ڈالر سالانہ ہے جبکہ امریکہ کی فی کس سالانہ آمدنی 56140 ڈالر ہے۔ سنگاپور کی آمدنی 83793 ڈالر سالانہ ہے۔ اس موازنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہم دنیا کے ترقی پذیر ممالک کی صف میں آتے ہیں۔

3- معیشت کے مختلف شعبوں کی نسبتی اہمیت کا اندازہ: قومی آمدنی کے اندازے سے اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ معیشت کا دارومدار مختلف شعبوں پر کس نسبت سے ہے۔ اگر کسی ایک شعبے پر انحصار زیادہ ہو تو اسے کس طرح کم کر کے دوسرے شعبوں پر ڈالا جا سکتا ہے تا کہ معیشت کا توازن برقرار رہے۔ مثال کے طور پر پاکستان میں معیشت کا زیادہ تر دارومدار زراعت پر ہے۔ ہماری قومی آمدنی کا 2019-20ء کے اعداد و شمار کے مطابق 19.31 فیصد اسی شعبے سے حاصل ہوتا ہے جبکہ صنعت سے 19.29 فیصد اور سروسز سیکٹر سے 61.4 فیصد آمدنی حاصل ہوئی۔ لہٰذا آج بھی زرعی شعبہ کو ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کا درجہ حاصل ہے۔

4- ذرائع معاش کے متعلق معلومات: قومی آمدنی کے تخمینوں سے اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ ملک میں لوگوں کا ذریعہ معاش کیا ہے اور کس شعبے سے زیادہ روزگار حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً پاکستان میں 50 فیصد عوام براہ راست یا بالواسطہ طور پر زرعی شعبہ سے منسلک ہیں جبکہ امریکہ اور انگلینڈ میں سب سے اہم صنعتی اور تجارتی شعبے ہیں۔

5- صرف، بچت اور سرمایہ کاری کا اندازہ: قومی آمدنی کے تخمینے سے ہمیں صرف دولت، بچت اور سرمایہ کاری کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ قومی آمدنی کا کتنا حصہ روزمرہ ضروریات زندگی پر خرچ ہوتا ہے اور کتنا حصہ لوگ بچا کر سرمایہ کاری پر لگاتے ہیں پس جس قدر بچتیں زیادہ ہوں گی اسی قدر سرمایہ کاری میں بھی اضافہ ہوگا۔

6- افراط زر اور سرد بازاری کے بارے میں معلومات: قومی آمدنی کے اندازے سے ملک میں افراط زر کی شدت کا بھی پتہ چلتا ہے کیونکہ اگر قومی آمدنی میں اضافہ اشیاء و خدمات کی مقدار میں اضافہ کی وجہ سے ہے تو اس کا مطلب ہے کہ حقیقی آمدنی بڑھی ہے اور اگر اشیاء و خدمات میں اضافہ نہیں ہوا اور محض قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے آمدنی میں اضافہ ہوا ہے تو پھر ملک میں افراط زر موجود ہے۔ اس طرح اگر قیمتیں گر رہی ہوں تو سرد بازاری کے رجحان کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

7- معاشی پالیسیاں بنانے میں مددگار: قومی آمدنی کا مطالعہ ملک کے لئے معاشی پالیسی وضع کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک ملک معاشی ترقی کا کوئی پروگرام بنانا چاہتا ہے تو اسے اس سلسلہ میں کافی مدد مل سکتی ہے مثلاً معاشی ترقی کے لئے اگر ذرائع آمدنی کو بڑھانا مقصود ہو تو نئے ٹیکس لگا کر، قرضہ لے کر یا نئے نوٹ چھاپ کر اس ضرورت کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ ملک کے حالات کے مطابق کونسی پالیسی موزوں رہے گی۔ اس کا اندازہ قومی آمدنی کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔

8- معاشی منصوبہ بندی: معاشی ترقیاتی منصوبہ بندی کے لئے بھی قومی آمدنی کے مطالعہ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ کوئی بھی منصوبہ بناتے وقت بنیادی مقصد یہی سامنے رکھا جاتا ہے کہ قومی آمدنی میں کتنے فیصد اضافہ کرنا چاہیے۔ اس بات کا اندازہ اس امر سے ہوگا کہ اب آمدنی کتنی ہے اور اس میں کتنے فیصد اضافہ درکار ہے۔ اس طرح سے معاشی منصوبہ بندی میں ترقیاتی پروگراموں کا دارومدار بنیادی طور پر قومی آمدنی کے حجم پر ہوتا ہے۔

9- بیرونی قرضوں اور امداد کا حصول: قومی آمدنی کا اندازہ بیرونی قرضے اور امداد حاصل کرنے کے لئے بھی ضروری ہے۔ بیرونی ایجنسیاں اس وقت امداد دیتی ہیں جب انہیں اس بات کی تسلی ہو کہ ملک میں معاشی ترقی ہو رہی ہے اور امداد سے قومی آمدنی میں ہر سال بتدریج اضافہ ہوگا۔ اگر قومی آمدنی میں اضافہ نہ ہو رہا ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ معاشی ترقی نہیں ہو رہی لہٰذا ایسی صورت میں غیر ملکی امداد اور قرضوں کا حصول مشکل ہو جاتا ہے۔

10-معیارِ زندگی کا اندازہ: قومی آمدنی کے مطالعہ سے ملک کے عوام کے معیارِ زندگی کا بھی پتہ چلتا ہے۔ قومی آمدنی سے فی کس آمدنی معلوم کی جاتی ہے اور فی کس آمدنی کسی ملک کے معیارِ زندگی کی عکاسی کرتی ہے۔ پاکستان کا معیارِ زندگی اسی لئے کم ہے کہ ہمارے ہاں جاری قیمتوں پر فی کس سالانہ آمدنی 1355 ڈالر سالانہ ہے جو کہ دنیا کے دوسرے ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔

11-بین الاقوامی اہمیت: مختلف ممالک کی قومی آمدنی کے مطالعہ کی ضرورت اب بین الاقوامی سطح پر بھی محسوس کی جارہی ہے کیونکہ بہت سے بین الاقوامی اداروں کی رکنیت، قومی آمدنی، آبادی اور تجارت کی مقدار وغیرہ کے پیشِ نظر اختیار کی جاسکتی ہے مثلاً بین الاقوامی زری فنڈ (I.M.F) اور امداد و قرضہ دینے والے ادارے اور ممالک بھی ترقی پذیر ممالک کی قومی آمدنی میں اضافہ کی رفتار کی روشنی میں ہی ان کو دی جانے والی امداد کا فیصلہ کرتے ہیں۔

12-بجٹ کی تشکیل: قومی آمدنی کے مطالعے سے بجٹ کی تشکیل میں بھی مدد ملتی ہے۔ حکومت کو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ حکومت کی آمدنی کے ذرائع کون سے ہیں اور اخراجات کی مدات کون سی ہیں۔ حکومت کو اپنی آمدنی اور خرچ کو کس طرح سے ترتیب دینا چاہیے تاکہ ان میں ہم آہنگی پیدا ہو سکے اور معاشی ترقی کی رفتار تیز تر ہو سکے۔

13-معاشی مسائل کے متعلق معلومات: قومی آمدنی کے مطالعہ سے ملک کے معاشی مسائل کا بھی پتہ چلتا ہے کہ ملک کے مختلف شعبے کن مسائل سے دوچار ہیں۔ صنعتی شعبے کی پیداوار میں کس طرح سے اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ زرعی شعبے کی پسماندگی کی کیا وجوہات ہیں اور اسے کس طرح سے متحرک شعبہ بنایا جاسکتا ہے۔ آبادی کے مسائل کیا ہیں اور اسے کس طرح کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

14-توازنِ ادائیگی کا اندازہ: ملک کے توازنِ حسابات کے تخمینے بھی قومی آمدنی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر ملک کی برآمدات زیادہ ہوں گی تو اس سے اشیاء کی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ لہٰذا قومی آمدنی میں میں کمی ہوگی۔ لہٰذا حکومت ایسے طریقے اختیار کرے گی جس سے اس کی ادائیگیوں کا توازن بہتر ہو سکے۔

قومی آمدنی کا توازن (Equilibrium level of National Income)

قومی آمدنی کی متوازن سطح سے مراد قومی آمدنی کا ایسا معیار لیا جاتا ہے جسے استحکام نصیب ہو اور جس میں آئے دن اُتار چڑھاؤ نہ ہو اور اگر بعض حالات کے پیشِ نظر قومی آمدنی کا یہ توازن بگڑ جائے تو ایسی قوتیں سرگرمِ عمل ہوتی ہیں۔ جن کی وجہ سے معیشت آمدنی کے پہلے معیار پر پہنچ جاتی ہے۔ قومی آمدنی کی توازنی سطح کا جائزہ لینے سے قبل پروفیسر جے۔ ایم کینز کی بیان کردہ درج ذیل مساواتوں کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے جو کہ حکومت اور بیرونی شعبہ کے کردار کو نظر انداز کرتی ہیں یعنی معیشت دو شعبی (Two sectors) ہے۔

(i) قومی آمدنی = صرف + بچت

$$Y = C + S$$

(ii) قومی آمدنی = صرف + سرمایہ کاری

$$Y = C + I$$

مساوات نمبر (i) اور (ii) میں چونکہ صرف (c) مشترک ہے۔ اس لئے

صرف + سرمایہ کاری = صرف + بچت

$$C+S = C+I$$

$$S = I \quad \text{(iii)}$$

یعنی سرمایہ کاری = بچت

ان مساواتوں میں قومی آمدنی (y) کے تین اہم معینات کا ذکر کیا گیا ہے۔ (i) صرفی خرچ (c) (ii) بچت (s) (iii) سرمایہ کاری (I)

(الف) آمدنی اور صرفی خرچ کا تفاعلی رشتہ (Functional relationship between y and c):

آمدنی کا وہ حصہ جو کہ اشیائے ضرورت پر خرچ کیا جائے یعنی ایسی اشیاء و خدمات جن سے انسانی حاجات کی براہ راست تسکین ہو سکے صرفی خرچ یا صرف کہلاتا ہے۔ چونکہ آمدنی میں تبدیلی سے صرفی خرچ بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس لئے "صرفی خرچ آمدنی کا تفاعل" بنتا ہے۔ یعنی C=f(y) صرفی خرچ

آمدنی سے زیادہ، کم یا اس کے برابر ہو سکتا ہے یعنی C ≷ y

دو شعبی معیشت میں تفاعل صرف کی معیاری صورت درج ذیل ہوتی ہے۔

C=Co+bY یہاں صرفی خرچ=C، خود اختیار صرفی خرچ=Co اور ترغیب یافتہ صرفی خرچ=b جسے مختتم میلان صرف (MPC) بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ خرچ جس کا انحصار آمدنی (y) پر ہو۔ b(MPC) کی قدر اکائی سے کم ہوتی ہے یعنی o<b<1 جبکہ خود اختیار صرفی خرچ (co) آمدنی سے لاتعلق ہوتا ہے اور آمدنی کم ہو یا زیادہ یہ ہر حال میں برداشت کرنا پڑتا ہے اور اس کی قدر مثبت ہوتی ہے یعنی co>o

تفاعل صرف کو سمجھنے کے لئے دو تصورات کی وضاحت ضروری ہے۔

(i) اوسط میلان صرف Average propensity to consume(APC)

(ii) مختتم میلان صرف Marginal propensity to consume(MPC)

اوسط میلان صرف (APC):

ایک خاص عرصہ وقت میں آمدنی کے ایک خاص معیار پر جس نسبت سے صرفی خرچ ہوتا ہے۔ یعنی آمدنی اور صرفی خرچ کی باہمی نسبت کو اوسط میلان صرف کہا جاتا ہے۔

"APC may be defined as the ratio of consumption expenditure to any particular level of income in a specific time period."

پس

$$\text{APC} = \frac{C}{Y} \text{ یا } \frac{\text{صرف}}{\text{آمدنی}} = \text{اوسط میلان صرف}$$

مثلاً اگر ایک شخص کی ماہانہ آمدنی 5000 روپے ہو اور اس کا صرفی خرچ 4000 روپے ہو تو اوسط میلان صرف $= \frac{4000}{5000}$ =0.8 ہوگا۔

مختتم میلان صرف (MPC):

مختتم میلان صرف آمدنی میں تبدیلی اور صرف میں تبدیلی کے نسبتی تعلق کو ظاہر کرتا ہے یعنی آمدنی میں کمی بیشی سے صرفی خرچ میں کس تناسب سے تبدیلی آتی ہے۔

"MPC is the ratio of change in consumption to the change in Income."

$$\text{MPC} = \frac{\Delta C}{\Delta Y} \text{ یا } \frac{\text{صرف میں تبدیلی}}{\text{آمدنی میں تبدیلی}} = \text{پس مختتم میلان صرف}$$

نوٹ: (یہاں (Δ) ڈیلٹا اس تبدیلی کو ظاہر کرتا ہے جو کہ آمدنی (y) اور صرف (c) میں واقع ہوتی ہے۔) مثلاً اگر کسی شخص کی ماہانہ آمدنی میں 500 روپے کا اضافہ ہو جائے اور وہ اس میں سے 400 روپے ضروریات زندگی پر خرچ کر دے تو اس کا:

$$\text{مختتم میلان صرف (MPC)} = \frac{400}{500} = 0.8 \text{ ہوگا}$$

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

خصوصی نوٹ: (Special Note) ''اگر چہ آمدنی بڑھنے پر صرفی خرچ میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے تاہم صرفی خرچ میں اضافے کی شرح آمدنی میں اضافے کی نسبت کم ہوتی ہے لہٰذا اوسط میلان صرف (APC) اور مختتم میلان صرف (MPC) گرتے چلے جاتے ہیں۔

آمدنی اور بچت کا تفاعلی رشتہ (Functional Relationship between saving and income):

بچت سے مراد آمدنی کا وہ حصہ ہوتا ہے جو کہ ضروریات زندگی پر خرچ کرنے سے بچ جائے پس بچت = آمدنی۔ صرفی خرچ یعنی s=y–c

چونکہ بچت کا انحصار بھی آمدنی پر ہوتا ہے لہٰذا ''بچت آمدنی کا تفاعل بنتی ہے۔'' s=f(y) قومی آمدنی میں اضافہ سے قومی سطح پر بچتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور آمدنی کم ہونے پر بچتیں کم ہو جاتی ہیں۔

تفاعل بچت چونکہ تفاعل صرف کے الٹ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی معیاری صورت درج ذیل بنتی ہے۔ s= –co+(1–b)y

بچت کرنے کے لئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(i) بچت کرنے کا ارادہ will to save (ii) بچت کرنے کی قوت power to save

بچت کرنے کے ارادے کا کوئی بھی مقصد ہو سکتا ہے مثلاً (i) ناگہانی حالات کا مقابلہ کرنا (ii) بچوں کی تعلیم و تربیت اور بہتر مستقبل (iii) بڑھاپے کا سہارا (iv) سرمایہ کاری کے لئے (v) حج اور مقدس مقامات کی زیارت (vi) سماجی وقار اور شہرت کا حصول وغیرہ جبکہ بچت کرنے کی قوت کا دارومدار (i) آمدنی اور خرچ میں فرق (ii) امن و امان (iii) ٹیکسوں کا نظام (iv) نظام زر (v) بنکاری کا نظام (vi) ذرائع نقل و حمل و رسل و رسائل (vii) قدرتی وسائل (viii) بچت کی سکیموں کے فروغ اور شرح سود میں اضافے پر ہوتا ہے۔

تفاعل بچت کو سمجھنے کے لئے دو تصورات کی وضاحت ضروری ہے۔

(i) اوسط میلان بچت (APS) : Average propensity to save

اس سے مراد ایک خاص عرصہ وقت میں آمدنی اور بچت کی باہمی نسبت لی جاتی ہے یعنی آمدنی کے ایک خاص معیار پر اس کا کتنا حصہ بچایا جاتا ہے۔

"APS is the ratio of saving to any particular level of income during a specific time period."

پس اوسط میلان بچت = بچت / آمدنی یا $APS = \frac{S}{Y}$

مثلاً اگر ایک شخص اپنی 5000 روپے ماہانہ آمدنی میں سے 4000 روپے خرچ کر دے تو اس کی بچت 5000-4000=1000 روپے ہوگی اور اوسط میلان بچت $APS = \frac{1000}{5000} = 0.2$ ہوگا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اوسط میلان صرف اور اوسط میلان بچت کا مجموعہ اکائی (1) کے برابر ہوتا ہے۔ یعنی APC+APS=1 لہٰذا APC=1–APS اور APS=1–APC

(ii) مختتم میلان بچت (MPS): Marginal propensity to save

مختتم میلان بچت (MPS) سے مراد تبدیل شدہ آمدنی اور تبدیل شدہ بچت کی باہمی نسبت لی جاتی ہے۔ یعنی

مختتم میلان بچت = بچت میں تبدیلی / آمدنی میں تبدیلی یا $MPS = \frac{\Delta S}{\Delta Y}$

چونکہ MPC+MPS=1 لہٰذا MPC=1-MPS اور MPS=1-MPC مثلاً اگر کسی شخص کی ماہانہ آمدنی میں 500 روپے کا اضافہ ہو جائے یعنی ΔY=500 اور وہ اس میں سے 400 روپے اشیائے ضرورت پر خرچ کر دے تو بچت میں تبدیلی 500-400=100 روپے ہوگی یعنی ΔS=100 پس مختتم میلان بچت = $\frac{\Delta s}{\Delta y} = \frac{100}{500}$ =0.2 ہوگا۔

خصوصی نوٹ: "چونکہ آمدنی بڑھنے پر بچتوں میں اضافہ زیادہ نسبت سے ہوتا ہے لہٰذا وسط میلان بچت (APS) اور مختتم میلان بچت (MPS) بڑھتے چلے جاتے ہیں۔"

آمدنی اور سرمایہ کاری کا تفاعلی رشتہ (Functional Relationship between Income and Investment):

قومی آمدنی میں سے بچائی ہوئی رقومات سرمایہ کاری کے کام آتی ہیں جبکہ سرمایہ کاری سے مراد "سرمایہ کے حقیقی اثاثوں میں اضافہ کرنا ہے یعنی نئے کارخانے قائم کرنا' نئی صنعتی وتجارتی عمارات تعمیر کرنا' نئی سڑکیں' ریلوے لائن' ڈیم' بجلی گھر بنانا وغیرہ"

سرمایہ کاری کا بھی آمدنی سے تفاعلی رشتہ موجود ہوتا ہے کیونکہ آمدنی بڑھنے پر سرمایہ کاری میں اضافہ اور آمدنی کم ہونے پر سرمایہ کاری میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس طرح I=f(y) یعنی "سرمایہ کاری آمدنی کا تفاعل ہوتی ہے۔" دوسری طرف جب سرمایہ کاری کی وجہ سے لوگوں کو زیادہ روزگار میسر آتا ہے۔ پیداوار بڑھتی ہے تو لوگوں کی آمدنی میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے لہٰذا "آمدنی سرمایہ کاری کا تفاعل بن جاتی ہے۔" یعنی y=f(I) اسی طرح شرح سود میں کمی بیشی سے بھی سرمایہ کاری متاثر ہوتی ہے۔ کم شرح سود پر سرمایہ کاری میں اضافہ جبکہ بلند شرح سود پر سرمایہ کاری میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس طرح I=f(i) "سرمایہ کاری شرح سود کا تقلیلی تفاعل بنتی ہے۔" سرمایہ کاری کے تفاعل کی معیاری صورت یہ ہوتی ہے۔ $I=I_0+my$ یہاں خود مختیار سرمایہ کاری = I_0' جبکہ مختتم میلان سرمایہ کاری = m اور آمدنی = y کینز کی مساوات کے مطابق سرمایہ کاری = بچت کے برابر ہوتی ہے۔

قومی آمدنی کا توازن معلوم کرنے کے طریقے:

قومی آمدنی کی متوازن سطح سے مراد قومی آمدنی کا ایسا توازن لیا جاتا ہے جسے استحکام نصیب ہو اور جس میں آئے دن اتار چڑھاؤ نہ ہو اور اگر بعض نامساعد حالات کے پیش نظر قومی آمدنی کا یہ توازن بگڑ جائے تو ایسی قوتیں سرگرم عمل ہوتی ہیں جن کی وجہ سے معیشت آمدنی کے پہلے معیار پر پہنچ جاتی ہے قومی آمدنی کی متوازن سطح کامل روزگار کی سطح (Full Employment Level) سے اوپر بھی واقع ہو سکتی ہے اور اس سے نیچے بھی۔ لیکن ان دو صورتوں میں معیشت افراط زر اور تفریط کا شکار ہو جاتی ہے جسے دور کرنا بہت ضروری ہوتا ہے کسی ملک کی قومی آمدنی کی متوازن سطح کا جائزہ دو صورتوں میں لیا جا سکتا ہے۔

(i) صرف + سرمایہ کاری کا طریقہ یا کل خرچ کا طریقہ Y = C + I

(ii) بچت = سرمایہ کاری کا طریقہ S = I

صرف+سرمایہ کاری یا مجموعی طلب = مجموعی رسد کا طریقہ (AD=AS):

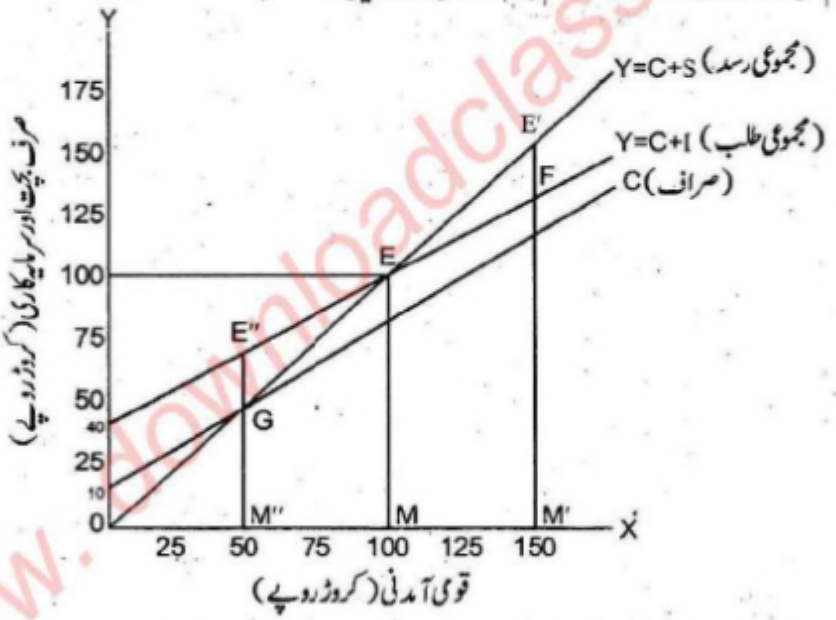
ہم جانتے ہیں کہ کسی ملک کے لوگ اپنی آمدنیوں کا کچھ حصہ تو ضروریات زندگی پر خرچ کر دیتے ہیں اور کچھ حصہ پس انداز کر لیتے ہیں اور یہی بچائی ہوئی رقومات کاروبار میں لگائی جاتی ہیں جسے ہم سرمایہ کاری کہتے ہیں۔ لہٰذا جہاں پر ملک کی کل قومی آمدنی' کل خرچ یعنی صرف + سرمایہ کاری Y=C+I برابر ہو جائیں وہاں پر قومی آمدنی متوازن کیفیت میں ہوتی ہے۔ اگر کسی وقت توازن بگڑ جائے تو بعض خود کار قوتیں عمل پذیر ہوتی ہیں جن کی وجہ سے یہ توازن دوبارہ قائم ہو جاتا ہے۔

گوشوارہ

قومی آمدنی (Y)	صرف (C)	بچت S=Y-C	سرمایہ کاری (I)	مجموعی طلب (C+I)	مجموعی رسد (C-S)
0	10	-10	10	20	0
25	30	-5	10	40	25
50	50	0	10	60	50
75	70	5	10	80	75
100	90	10	10	100	100
125	110	15	10	120	125
150	130	50	10	140	150

اس گوشوارے میں مجموعی طلب اور مجموعی رسد کے طریقے کے مطابق قومی آمدنی کا توازن 100 کروڑ روپے ہے کیونکہ قومی آمدنی کی اس سطح پر مجموعی طلب (C+I) مجموعی رسد C+S کے برابر ہے۔

ہم اس گوشوارے کی وضاحت ڈائیگرام کی مدد سے بھی کر سکتے ہیں۔

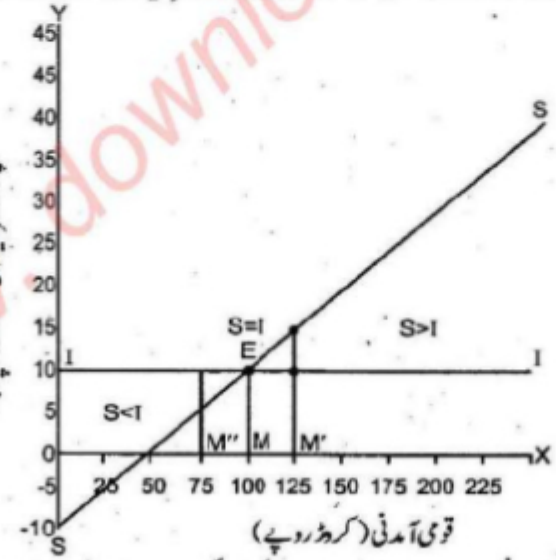


وضاحت: ڈائیگرام میں OX خط پر قومی آمدنی اور OY خط پر صرف اور سرمایہ کاری کو ظاہر کیا گیا ہے۔

OH تخصیلی خط ہے جسے ہم 45° کا مددگار (Helping Line) خط بھی کہتے ہیں۔ اس خط پر کوئی بھی نقطہ لیا جائے تو وہاں پر کل آمدنی کل خرچ کے برابر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے Y = C + I سے بھی ظاہر کیا جاتا ہے CC صرفی خرچ کا خط ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ قومی آمدنی کی مختلف سطحوں پر لوگ ضروریات زندگی پر کتنی رقوم خرچ کرتے ہیں اس طرح اگر قومی آمدنی کی مختلف سطحوں پر سرمایہ کاری کو معین کر لیا جائے تو C+I کل خرچ کا خط بن جاتا ہے چونکہ کل خرچ کا خط آمدنی کے خط یا تخصیلی خط OH کو نقطہ E پر قطع کرتا ہے اس لیے E نقطہ توازن ہے اس نقطے پر کل آمدنی اور کل خرچ باہم برابر ہو جاتے ہیں نقطہ E سے اگر ہم OX خط

پر EM عمود گرائیں تو OM قومی آمدنی کی متوازن سطح ہوگی جو کہ 100 کروڑ روپے ہے یہ ثابت کرنے کے لیے کہ واقعی OM ہی قومی آمدنی کی متوازن سطح ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اگر یہ سطح تبدیل ہو کر 'OM یا "OM ہو جائے تو پھر اس صورت کا معیشت پر کیا اثر پڑے گا۔ اگر ہم فرض کریں کہ قومی آمدنی کی سطح تبدیل ہو کر 'OM یعنی 150 کروڑ روپے ہے جبکہ کل خرچ M'F کے برابر ہے اور E'F کے برابر بچت ہو رہی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں خرچ کرنے کا رجحان کم ہے جبکہ وہ بچت کی طرف زیادہ راغب ہیں۔ یعنی لوگ جتنی آمدنی حاصل کرتے ہیں وہ اس قدر خرچ نہیں کرتے بلکہ ان کا خرچ ان کی آمدنیوں کے مقابلے میں کم رہ جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر جس قدر اشیاء و خدمات پیدا کی جاتی ہے وہ ساری کی ساری فروخت نہیں ہوتیں بلکہ ان میں سے کچھ فروخت ہونے سے بچ جاتی ہیں لہٰذا اس صورت میں زائد پیداوار (Over Production) کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے اور یہ صورتحال سرمایہ کاری کے لیے حوصلہ شکن ہوتی ہے کیونکہ سرمایہ کاروں کے منافع جات کم ہو جاتے ہیں اور اشیاء کی قیمتوں میں کمی کا رجحان پایا جاتا ہے جس کے نتیجے میں سرمایہ کاری میں کمی آ جاتی ہے روزگار سکڑ جاتا ہے لوگوں کی آمدنیاں کم ہو جاتی ہیں اور اس طرح قومی آمدنی کا معیار گر کر دوبارہ پہلی سطح پر پہنچ جاتا ہے یعنی یہ OM پر ٹھہر جاتی ہے جہاں پر کل آمدنی اور کل خرچ دوبارہ برابر ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر ہم قومی آمدنی کی سطح OM کی بجائے "OM فرض کریں جہاں قومی آمدنی 50 کروڑ روپے ہے تو اس صورت میں ہم دیکھتے ہیں کہ کل خرچ "M'E کل آمدنی "GM سے E"G کے برابر زیادہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کا خرچ کرنے کا رجحان زیادہ ہے اور وہ ادھار لے کر خرچ کر رہے ہیں یہ صورتحال سرمایہ کاری کے لیے زیادہ حوصلہ افزا ہوتی ہے کیونکہ اس صورت میں لوگ ہر قیمت پر اشیاء خریدنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں لہٰذا قیمتوں میں اضافہ سرمایہ کاری میں اضافے کا باعث بنتا ہے سرمایہ کاری میں اضافے کی وجہ سے پیداوار اور روزگار بڑھتے ہیں لہٰذا قومی آمدنی کا توازن یا معیار بلند ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ بڑھتے بڑھتے دوبارہ OM پر پہنچ جاتا ہے جہاں پر کل آمدنی ایک بار پھر کل خرچ کے برابر ہو جاتی ہے پس ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ قومی آمدنی کا توازن آمدنی کی اس سطح پر ہوتا ہے جہاں پر کل خرچ اور کل آمدنی آپس میں برابر ہوں یا مجموعی طلب = مجموعی رسد کے۔

بچت اور سرمایہ کاری کا طریقہ (S = I Approach): جے۔ایم کینز (J.M Keynes) کے مطابق مجموعی طور پر کسی بھی معیشت میں بچتیں ہمیشہ سرمایہ کاری کے برابر ہوتی ہیں



قبل ازیں ہم نے کل خرچ کے طریقے سے قومی آمدنی کا توازن بیان کیا ہے اب ہم بچت اور سرمایہ کاری کے طریقے سے قومی آمدنی کے توازن کا جائزہ لیتے ہیں اس کے مطابق قومی آمدنی کی متوازن سطح وہ ہوتی ہے جہاں پر ملک کی کل بچتیں کل سرمایہ کاری کے برابر ہوں اور اگر یہ توازن بگڑ جائے تو مختلف قوتیں اس پر اثر انداز ہوتی ہیں اور توازن دوبارہ قائم ہو جاتا ہے۔ اب ہم درج ذیل شکل سے اس کی وضاحت کرتے ہیں۔

وضاحت: اس شکل میں ہم نے OX خط پر قومی آمدنی اور OY پر بچت اور سرمایہ کاری کو ظاہر کرتے ہیں S-S بچتوں کا خط ہے جو کہ قومی آمدنی کی مختلف سطحوں پر کل بچتوں کو ظاہر کرتا ہے اور I-I سرمایہ کاری کا خط ہے۔

بچت اور سرمایہ کے خطوط ایک دوسرے کو نقطہ E پر قطع کرتے ہیں جو کہ نقطہ توازن ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ نقطہ E پر بچت اور سرمایہ کاری باہم برابر ہیں جو کہ 100 کروڑ روپے ہے۔ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ قومی آمدنی کی متوازن سطح OM ہی ہے ہم فرض کرتے ہیں کہ اگر یہ سطح بدل کر OM کی بجائے OM' ہو جائے تو اس صورت میں ہم دیکھتے ہیں بچتیں سرمایہ کاری سے بڑھ جاتی ہیں۔ کل بچتیں E'M' ہیں جبکہ سرمایہ کاری GM' کے برابر ہے لہٰذا E'G بچتیں سرمایہ کاری سے زیادہ ہیں بچتوں کے سرمایہ کاری سے زائد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ملک میں جتنی بچتیں ہیں وہ ساری کی ساری سرمایہ کاری پر نہیں لگائی جاتیں بلکہ ان کا کچھ حصہ سرمایہ کاری میں لگنے سے رہ جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں سرمایہ کاری کی سطح پست رہتی ہے جب سرمایہ کاری میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ لوگ زیادہ رقومات بچانا شروع کر دیتے ہیں تو اس صورت میں قیمتوں کے گرنے کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں لوگوں کی آمدنیاں کم ہو جائیں گی۔ لوگوں کی آمدنیوں میں کمی کی وجہ سے بچتوں میں کمی واقع ہو گی۔ اس طرح بچتیں کم ہوتے ہوتے دوبارہ سرمایہ کاری کے برابر ہو جائیں گی اور قومی آمدنی کا وہی معیار OM جہاں بچتیں سرمایہ کاری کے برابر ہوتی ہیں دوبارہ قائم ہو جائے گا۔

اس کے برعکس اگر ہم قومی آمدنی کے متوازن معیار کو OM کی بجائے "OM فرض کر لیں جہاں قومی آمدنی 75 کروڑ روپے ہے تو اس صورت میں اس معیار پر بچتیں سرمایہ کاری کے مقابلے میں کم رہ جاتی ہیں ملک میں کل بچتیں "M"E کے برابر ہیں جبکہ سرمایہ کاری M'F کے برابر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ E"F کے برابر سرمایہ کاری بچتوں سے زائد ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کاروباری لوگوں کو منافع کے زیادہ مواقع نظر آتے ہیں قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہوتا ہے کیونکہ لوگ زیادہ خرچ کرتے ہیں اس سے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور کاروباری لوگ ادھار لے کر بھی سرمایہ کاری میں لگا دیتے ہیں اس کے نتیجے میں روزگار میں اضافہ ہوتا ہے پیداوار بڑھتی ہے اور لوگوں کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں لہٰذا بچتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے پس بچتیں بڑھتے بڑھتے دوبارہ سرمایہ کاری کے برابر ہو جاتی ہیں اور ایک بار پھر قومی آمدنی کی متوازن سطح OM حاصل ہو جاتی ہے پس ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آمدنی کا توازن اسی نقطے پر ہوتا ہے جہاں پر کل بچتیں سرمایہ کاری کے برابر ہوتی ہیں۔ اگر یہ توازن کسی وجہ سے بگڑ جائے تو بعض قوتیں خود بخود عمل کرتی ہیں اور یہ توازن دوبارہ قائم ہو جاتا ہے۔

اہم مشقی سوالات

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں آنے والے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

معروضی سوالات: Objective Questions

سوال ۱: درج ذیل میں چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

1- قومی آمدنی بنیادی طور پر کس کا مجموعہ ہوتی ہے؟

(ا) مرکزی حکومت کی ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی (ب) کسی ملک کی تمام دولت

(ج) مرکزی حکومت کی مجموعی سالانہ آمدنی (د) ایک سال میں پیدا کردہ اشیاء و خدمات کی مالیت ✓

2- شخصی آمدنی میں سے براہ راست ٹیکس منہا کرنے کے بعد باقی کیا بچتا ہے؟

(ا) خالص قومی آمدنی (ب) خالص ملکی آمدنی (ج) ذاتی آمدنی برائے استعمال ✓ (د) خام قومی پیداوار

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

3- خام قومی پیداوار میں سے کونسی چیز نکالنے کے بعد خالص قومی پیداوار حاصل ہوتی ہے۔
(ا) براہ راست ٹیکس (ب) فرسودگی کا الاؤنس ✓ (ج) بالواسطہ ٹیکس (د) اعانے

4- قومی آمدنی کی متوازن سطح سے مراد ہے۔(ساہیوال بورڈ 2016، ڈی جی خان بورڈ 2018)
(ا) مجموعی طلب = مجموعی رسد ✓ (ب) قومی آمدنی = صرفی خرچ
(ج) بچت = کل خرچ (د) خام ملکی پیداوار = خالص قومی آمدنی

5- کونسا مسئلہ کلی معاشیات میں زیر بحث نہیں آتا؟
(ا) قومی سرمایہ کاری (ب) قومی آمدنی (ج) صارف کا رویہ ✓ (د) قومی بچتیں

6- کسے قومی آمدنی میں شمار نہیں کیا جاتا۔
(ا) پنشن سے حاصل کردہ آمدنی ✓ (ب) حجام کی کمائی (ج) بنکوں کے منافع جات (د) وکیل کی فیس

7- خام ملکی پیداوار (GDP) معلوم کرنے کے لئے خام قومی پیداوار (GNP) میں سے کیے منہا کیا جاتا ہے۔(ملتان بورڈ 2014)
(ا) شکست وریخت کے اخراجات (ب) بیرونی ذرائع سے حاصل کردہ آمدنی ✓
(ج) بالواسطہ ٹیکس (د) انتقالی ادائیگیاں

8- قومی آمدنی کی پیمائش کے طریقہ "پیداوار کا مجموعہ" کا دوسرا نام ہے۔
(ا) بازاری قیمت کے لحاظ سے ✓ (ب) عاملین کے معاوضوں کے مجموعوں کے لحاظ سے
(ج) اشاری اعداد کا طریقہ (د) آمدنی کا طریقہ

9- یہ کس نے کہا تھا "اشیاء وخدمات کی مقدار جو ایک سال میں صرف کی جائے قومی آمدنی کہلاتی ہے۔"
(ا) رابنسن (ب) پروفیسر فشر ✓ (ج) پال-اے-سموئیل سن (د) کینز

10- درج ذیل فارمولے کی مدد سے کیا معلوم کیا جا سکتا ہے۔

$$\frac{\text{صرفی خرچ میں تبدیلی}}{\text{آمدنی میں تبدیلی}} \text{ یا } \frac{\Delta C}{\Delta y}$$

(ا) اوسط میلان صرف (ب) فی کس آمدنی (ج) مختتم میلان صرف ✓ (د) ظاہری آمدنی

11- بے روزگاری الاؤنس کس میں شامل ہوتا ہے۔
(ا) خالص قومی پیداوار (ب) انتقالی ادائیگیاں ✓ (ج) خام قومی پیداوار (د) پیداواری لاگت

12- قومی آمدنی کے مسائل کا تعلق معاشیات کی کس شاخ سے ہوتا ہے۔
(ا) جزوی معاشیات (ب) علمی معاشیات (ج) کلیاتی معاشیات ✓ (د) زرعی معاشیات

13- اگر ہر مرحلہ پر اشیاء کی مجموعی قدر و قیمت کو خام قومی پیداوار میں شامل کیا جائے تو کیا مشکل پیش آتی ہے۔
(ا) دوہرے شمار کا خطرہ ✓ (ب) ٹیکسوں میں اضافہ کا امکان (ج) ٹیکس چوری کا خطرہ (د) قومی آمدنی میں کمی

14- مختتم میلان بچت ہوتا ہے۔
(ا) آمدنی۔صرف (ب) صرف=بچت (ج) بچت/آمدنی (د) 1-MPC ✓

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

15- خام قومی پیداوار میں کسے شامل نہیں کیا جاتا۔
(ا) ڈاکٹر کی فیس (ب) کھیت مزدور کی آمدنی (ج) دھوبی کی خدمات (د) گھریلو خواتین کی خدمات ✓

16- کونسی چیز خالص قومی پیداوار میں شامل نہیں ہوتی ہے۔
(ا) صرفی اشیاء (ب) سرمایہ کی اشیاء (ج) صرف و سرمایہ کی اشیاء (د) تشکیل سرمایہ ✓

17- شخصی آمدنی میں سے براہ راست ٹیکس نکالنے سے حاصل ہوتی ہے۔
(ا) خام قومی پیداوار (ب) خالص قومی پیداوار (ج) قومی آمدنی (د) قابل تصرف شخصی آمدنی ✓

18- ناجائز آمدنی حصہ ہے:
(ا) خام قومی پیداوار (ب) خالص قومی پیداوار (ج) خام داخلی پیداوار (د) ان میں سے کوئی نہیں ✓

19- فی کس قومی آمدنی برابر ہے۔
(ا) قومی آمدنی ضرب آبادی (ب) قومی آمدنی + آبادی (ج) قومی آمدنی منفی آبادی (د) قومی آمدنی تقسیم آبادی ✓

20- فی کس آمدنی بڑھانے کیلئے ضروری ہے:
(ا) آبادی میں اضافہ (ب) قومی آمدنی میں اضافہ ✓ (ج) شرح سود میں اضافہ (د) اجرات میں اضافہ

21- اوسط میلان صرف ہے: (ملتان بورڈ 2019، 2016، ڈی جی خان بورڈ 2018)
(ا) C/Y ✓ (ب) Y/C (ج) C/S (د) S/C

22- پاکستان میں فی کس آمدنی کم ہونے کی وجہ ہے:
(ا) افراط آبادی ✓ (ب) جغرافیائی حالات (ج) پہاڑوں کی کمی (د) فوج کی کمی

23- کسی ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر کی پیداوار کہلاتی ہے:
(ا) قومی آمدنی (ب) خام ملکی پیداوار (ج) خام قومی پیداوار ✓ (د) کینز

24- کون سا مسئلہ کلی معاشیات میں زیر بحث نہیں آتا:
(ا) قومی آمدنی (ب) روزگار (ج) سرمایہ کاری (د) فرم کی قیمتوں کا تعین ✓

25- درج ذیل میں سے کونسی آمدنی انتقالی ادائیگیوں میں شمار کی جاتی ہے؟
(ا) کمیشن (ب) تنخواہ (ج) بونس (د) بھیک ✓

26- زری مالیت کہلاتی ہے۔
(ا) خام قومی پیداوار ✓ (ب) خالص قومی پیداوار (ج) خام داخلی پیداوار (د) خالص داخلی پیداوار

27- خام قومی پیداوار منفی فرسودگی الاؤنس برابر ہے۔ (ملتان بورڈ 2016)
(ا) خالص قومی پیداوار ✓ (ب) قومی آمدنی (ج) خام ملکی پیداوار (د) شخصی آمدنی

28- مختتم میلان صرف کا فارمولا ہے۔
(ا) بچت میں تبدیلی / آمدنی میں تبدیلی (ب) آمدنی میں تبدیلی / بچت میں تبدیلی (ج) صرف میں تبدیلی / آمدنی میں تبدیلی ✓ (د) بچت میں تبدیلی / صرف میں تبدیلی

29- قومی آمدنی کی پیمائش کا عرصہ ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2016)
(ا) ایک سال ✓ (ب) دو سال (ج) تین سال (د) چار سال

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

30- درج ذیل میں ایک انتقالی ادائیگی ہے۔
(ا) اجرتیں (ب) منافع جات (ج) قیمتیں **(د)** وظیفہ جات ✓

31- قابلِ تصرف شخصی آمدنی معلوم کرنے کے لیے شخص آمدنی میں منہا کرتے ہیں۔
(ا) براہ راست ٹیکس ✓ (ب) بالواسطہ ٹیکس (ج) انتقال ادائیگیاں (د) فرسودگی کے اخراجات

32- انتقالی ادائیگی قومی آمدنی میں شامل کرنے سے مسئلہ ہے۔
(ا) منافع میں اضافہ کا **(ب)** دوہری گنتی کا ✓ (ج) منافع جات کم ہونے کا (د) اعشاریہ عدد بڑھ جانے کا

33- قومی آمدنی ماپنے کے طریقے ہیں۔ (لاہور بورڈ 2017)
(ا) 3 ✓ (ب) 4 (ج) 5 (د) 6

34- محنتم میلان بچت برابر ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2014)
(ا) بچت میں تبدیلی / صرف میں تبدیلی (ب) آمدنی میں تبدیلی / بچت میں تبدیلی **(ج)** بچت میں تبدیلی / آمدنی میں تبدیلی ✓ (د) آمدنی میں تبدیلی / صرف میں تبدیلی

35- قومی آمدنی کی متوازن سطح متعین ہوتی ہے جہاں پر۔ (ملتان بورڈ 2015، ساہیوال بورڈ 2018)
(ا) صرف = بچت **(ب)** بچت = سرمایہ کاری ✓ (ج) صرف = سرمایہ کاری (د) آمدنی = سرمایہ کاری

36- انتقالی ادائیگیاں شامل ہوتی ہیں۔
(ا) خام ملکی پیداوار **(ب)** فی کس آمدنی ✓ (ج) آمدنی (د) قابل تصرف آمدنی

37- رقم جو محنت کا معاوضہ نہیں ہوتی کہلاتی ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2015)
(ا) حقیقی آمدنی (ب) فی کس آمدنی (ج) ذاتی ادائیگی **(د)** انتقالی ادائیگی ✓

38- انتقالی ادائیگیوں میں شامل ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2015)
(ا) مکان کا کرایہ (ب) کار کا کرایہ **(ج)** وظائف ✓ (د) زمین کا لگان

39- ملک کی قومی آمدنی کو آبادی پر تقسیم کرنے سے معلوم ہو جاتی ہے۔ (ملتان بورڈ 2016)
(ا) خام قومی آمدنی **(ب)** فی کس آمدنی ✓ (ج) شخصی آمدنی (د) قابل تصرف شخصی آمدنی

40- آمدنی جو کوئی شخص اپنی مرضی سے اپنے استعمال میں لا سکتا ہے کہلاتی ہے۔ (ملتان بورڈ 2016)
(ا) شخصی آمدنی **(ب)** قابل تصرف شخصی آمدنی ✓ (ج) خالص آمدنی (د) فی کس آمدنی

41- خالص قومی پیداوار + فرسودگی الاؤنس برابر ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2016)
(ا) خام قومی پیداوار ✓ (ب) خام داخلی پیداوار (ج) شخصی آمدنی (د) قابل تصرف شخصی آمدنی

42- کونسی انتقالی ادائیگی نہیں ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2016)
(ا) پنشن (ب) وظیفہ (ج) خیرات **(د)** اجرت ✓

43- آمدنی - بچت (Y-S) ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2016)
(ا) بچت (ب) سرمایہ کاری (ج) آمدنی **(د)** صرف ✓

44- انتقالی ادائیگیاں کس آمدنی میں شامل ہوں گی۔ (ڈی جی خان 2016)
(ا) خام ملکی آمدنی (ب) قومی آمدنی **(ج)** شخصی آمدنی ✓ (د) قابل تصرف شخصی آمدنی

45- مرکب قومی پیداوار میں شامل ہوتے ہیں۔
(ا) زکوٰۃ کی رقم (ب) گھریلو خواتین کی خدمات
(ج) سرمائے کی فرسودگی کے اخراجات ✓ (د) پنشن کی ادائیگیاں

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

46- قومی آمدنی کا تصور سب سے پہلے پیش کیا۔(ملتان بورڈ 2016)
(ا) مارشل ✓ (ب) پیگو (ج) کینز (د) ایڈم سمتھ

47- انتقالی ادائیگی ہے۔(ملتان بورڈ 2015)
(ا) اجرتیں (ب) تنخواہیں (ج) قیمتیں (د) بے روزگاری الاؤنس ✓

48- قومی آمدنی کی پیائش میں.....کو شامل نہیں کیا جاتا۔(ملتان بورڈ 2017)
(ا) صنعتی پیداوار (ب) زرعی پیداوار (ج) مزدوروں کی اجرتیں (د) خاتونِ خانہ کی خدمات ✓

49- شخصی آمدنی منفی براہِ راست ٹیکس کہلاتا ہے۔(ملتان بورڈ 2017)
(ا) قومی آمدنی (ب) قابل تصرف شخصی آمدنی ✓ (ج) فی کس آمدنی (د) ذاتی آمدنی

50- قومی آمدنی کے مسائل کا تعلق ہے۔(ملتان بورڈ 2018)
(ا) جزوی معاشیات سے (ب) کلی معاشیات سے ✓ (ج) ثباتی (د) اطلاقی

51- قومی آمدنی کے مسائل کا تعلق معاشیات کی کس قسم سے ہے۔(ساہیوال بورڈ 2018)
(ا) استقرائی (ب) کلی ✓ (ج) جزوی (د) استخراجی

52- کونسی شے قومی آمدنی میں شامل نہیں کی جاتی۔(لاہور بورڈ 2017)
(ا) انتقالی ادائیگیاں ✓ (ب) سود (ج) اجرت (د) منافع

53- فی کس آمدنی سے مراد ہے۔(لاہور بورڈ 2017)
(ا) قابل تصرف شخصی آمدنی (ب) شخصی آمدنی (ج) قومی آمدنی (د) اوسط آمدنی ✓

54- اشیاء خدمات کی مالیت کا مجموعہ جو ایک سال کے عرصے میں پیدا ہو کہلاتا ہے۔(ملتان بورڈ 2018)
(ا) قومی آمدنی (ب) خالص قومی پیداوار (ج) خام قومی پیداوار ✓ (د) خام داخلی پیداوار

55- خالص قومی پیداوار میں سے بالواسطہ ٹیکس منہا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔(ملتان بورڈ 2019)
(ا) قومی آمدنی ✓ (ب) شخصی آمدنی (ج) قابل تصرف شخصی آمدنی (د) خام ملکی پیداوار

56- خالص قومی پیداوار کو شمار کرتے وقت منہا کیا جاتا ہے۔(ساہیوال بورڈ 2019)
(ا) براہِ راست ٹیکس (ب) بالواسطہ ٹیکس (ج) فرسودگی کے اخراجات ✓ (د) اعانے

57- قومی آمدنی کی توازنی سطح پر بچت برابر ہوتی ہے۔(ساہیوال بورڈ 2019)
(ا) صرف (ب) آمدنی (ج) سرمایہ کاری ✓ (د) شرح سود

58- درج ذیل میں سے ایک انتقالی ادائیگی ہے۔(ڈی جی خان بورڈ 2019)
(ا) ٹیکس (ب) اجرتیں (ج) بے روزگاری الاؤنس ✓ (د) منافع

59- قابل تصرف شخصی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔(ڈی جی خان بورڈ 2019)
(ا) شخصی آمدنی - براہِ راست ٹیکس ✓ (ب) شخصی آمدنی - بالواسطہ ٹیکس
(ج) شخصی آمدنی - متناسب ٹیکس (د) شخصی آمدنی - متزائد ٹیکس

60- فی کس آمدنی ہوتی ہے۔(ڈی جی خان 2019)
(ا) فی کارکن آمدنی (ب) فی گھرانہ آمدنی (ج) فی شخص آمدنی ✓ (د) فی ملازم آمدنی

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

61- تفاعل صرف کا تعلق ہے۔(لاہور بورڈ 2019)

(ا) آمدنی اور سرمایہ کاری (ب) آمدنی اور صرف ✓ (ج) آمدنی اور بچت (د) آمدنی اور شرح سود

62- لگان، اجرت، سود اور منافع کے مجموعے کا نام ہے۔(ڈی جی خان 17-2016)

(ا) شخصی آمدنی (ب) قومی آمدنی ✓ (ج) خام ملکی پیداوار (د) قابل تصرف شخصی آمدنی

63- مختتم میلان بچت کا فارمولا ہے۔(ملتان بورڈ 19-2018)

(ا) $MPS = \frac{\Delta C}{\Delta Y}$ (ب) $MPS = \frac{C}{Y}$ (ج) $MPS = \frac{\Delta S}{\Delta Y}$ ✓ (د) $MPS = \frac{S}{Y}$

64- انتقالی ادائیگیوں میں شامل ہوتے ہیں۔

(ا) خیرات ✓ (ب) اجرت (ج) تنخواہ (د) کرایہ

انشائیہ Descriptive Part

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں پوچھے جانے والے مختصر سوالات (Short Questions) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

سوال 2: مختصر بیانیہ سوالات

سوال 1: قومی آمدنی سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2014)

جواب: کسی ملک میں ایک سال کے عرصہ میں جتنی اشیاء اور خدمات پیدا کی جاتی ہیں اُن کا مجموعہ قومی آمدنی کہلاتا ہے۔ اشیاء اور خدمات کی یہ مقدار مختلف شعبوں مثلاً زراعت، صنعت، کان کنی اور خدمات سرانجام دینے والے اداروں اور افراد سے حاصل ہوتی ہے۔

سوال 2: الفرڈ مارشل کے الفاظ میں قومی آمدنی کی تعریف کریں؟

جواب: ''اشیاء و خدمات کی وہ خاص مقدار جو کسی ملک کے لوگ اپنے سرمائے اور قدرتی وسائل سے کام لے کر ایک مقررہ عرصہ میں پیدا کرتے ہیں قومی آمدنی کہلاتی ہے۔ یہ عرصہ عام طور پر ایک سال کا ہوتا ہے۔''

سوال 3: تین سطور میں قومی آمدنی کی بہترین تعریف بیان کریں؟

جواب: ''قومی آمدنی سے مراد اشیاء و خدمات کے بہاؤ کی مالیت لی جاتی ہے جو کسی ملک میں ایک سال کے عرصہ میں پیدا کی گئی ہوں بشرطیکہ اس میں سے سرمائے کی فرسودگی کا الاؤنس اور بالواسطہ ٹیکس منہا کر دیئے جائیں۔''

سوال 4: تین سطور میں بتائیں کہ مرکب قومی پیداوار (G.N.P) سے کیا مراد ہے؟

(ملتان بورڈ 18-2014، ڈی جی خان بورڈ 19-18-2017، ساہیوال بورڈ 2018)

جواب: کسی ملک میں سال بھر میں زرعی، صنعتی، معدنی اور معیشت کے دیگر شعبوں اور افراد سے حاصل ہونے والی اشیاء اور خدمات کا مجموعہ خام/مرکب قومی پیداوار (G.N.P) کہلاتا ہے۔ اس میں بیرونی ممالک سے حاصل ہوتے والی آمدنیوں کو بھی شمار کیا جاتا ہے۔

سوال 5: خام ملکی پیداوار (G.D.P) کی تعریف کریں؟ (ساہیوال بورڈ 2017، ملتان بورڈ 19-2018، لاہور بورڈ 2019)

جواب: اس میں کسی ملک کے صرف اندرونی ذرائع سے حاصل ہونے والی اشیاء و خدمات کی مقدار لی جاتی ہے جو کہ ایک سال

کے عرصہ میں پیدا کی گئی ہو۔اس میں بیرونی ذرائع سے حاصل کردہ آمدنی شامل نہیں ہوتی۔

سوال6: خالص قومی پیداوار (N.N.P) سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2015، ملتان بورڈ 2019)

جواب: خام قومی پیداوار میں سے سرمائے کی فرسودگی کے اخراجات منہا کر دیئے جائیں تو باقی خالص قومی پیداوار رہ جاتی ہے۔

یعنی خالص قومی پیداوار = خام قومی پیداوار - فرسودگی کے اخراجات

NNP= GNP- DA

سوال7: قابل تصرف شخصی آمدنی (Yd) کی تین سطور میں تعریف کریں؟ (ملتان بورڈ 18-17-16-2015، ڈی جی خان بورڈ 19-2016)

جواب: شخصی آمدنی میں سے اگر براہ راست ٹیکس، سماجی بہبود فنڈ اور دیگر ادائیگیاں منہا کر دی جائیں تو باقی وہ آمدنی رہ جاتی ہے جسے ہر شخص اپنی مرضی سے جہاں چاہے خرچ کر سکتا ہے۔یہی قابل تصرف شخصی آمدنی ہوتی ہے یعنی Yd=Y-T

سوال8: قومی آمدنی کی پیائش کے کتنے اور کونسے طریقے ہیں؟

جواب: قومی آمدنی کی پیائش کے درج ذیل تین طریقے ہیں:

(الف) پیداوار کا مجموعہ یا بازاری قیمت کے لحاظ سے

(ب) آمدنیوں کا مجموعہ یا عاملین کے معاوضوں کے حساب سے (ج) کل خرچ کا طریقہ

سوال9: فی کس آمدنی سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب کسی ملک کی قومی آمدنی کو ملکی آبادی سے تقسیم کر دیا جائے تو فی کس آمدنی حاصل ہوتی ہے۔پس

$$\text{فی کس آمدنی} = \frac{\text{قومی آمدنی}}{\text{کل آبادی}}$$

سوال10: ایسے چار اہم عوامل بتائیں جن پر قومی آمدنی کا دارومدار ہوتا ہے۔

جواب: (i) قدرتی اور انسانی ذرائع (ii) اشیائے سرمایہ (iii) ٹیکنالوجی (iv) سیاسی استحکام

سوال11: حقیقی آمدنی اور زری آمدنی میں فرق بتائیں؟ (ملتان بورڈ 2016، ڈی جی خان بورڈ 2017)

جواب: کسی ملک میں ایک سال کے عرصہ میں پیدا کردہ اشیاء اور خدمات کی مقدار کو "حقیقی آمدنی" سمجھا جاتا ہے جبکہ ان اشیاء اور خدمات کی بازاری مالیت جو کہ زر کی صورت میں ہوتی ہے "زری آمدنی" کہلاتی ہے۔

سوال12: مختتم میلان صرف (MPC) سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2017، ملتان بورڈ 19-2018)

جواب: آمدنی میں تبدیلی اور صرفی خرچ میں تبدیلی کے باہمی تناسب کو مختتم میلان صرف (MPC) کہا جاتا ہے۔

$$\text{یعنی } MPC = \frac{\Delta C}{\Delta Y}$$

سوال13: قومی آمدنی کی متوازن سطح سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2014، ساہیوال بورڈ 2014)

جواب: قومی آمدنی کا وہ معیار جسے استحکام نصیب ہو اور آئے دن اُتار چڑھاؤ نہ آئیں، اسے قومی آمدنی کی متوازن سطح کا نام دیا جاتا ہے۔کینز کے مطابق اسے معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں:

(i) مجموعی طلب = مجموعی رسد $Y = C+I$

(ii) بچت = سرمایہ کاری $S = I$

سوال14: انتقالی ادائیگیوں سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 17-2014، ملتان بورڈ 19-17-2015، ڈی جی خان 2018)

جواب: وہ ادائیگیاں جو کسی شخص کو بغیر کوئی کام کئے یا خدمت سرانجام دیئے کرنا پڑیں مثلاً زکوٰۃ، خیرات، صدقات، پنشن، وظائف، تحائف وغیرہ انتقالی ادائیگیاں کہلاتی ہیں۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال15: فرسودگی کے اخراجات/شکست وریخت کے اخراجات سے کیا مراد ہے؟
(ساہیوال بورڈ 2014، ملتان بورڈ 2015-16-17، ڈی جی خان 2018، لاہور بورڈ 2019)

جواب: مشینوں کی تجدید اور مرمت کے لئے ان سے حاصل کردہ آمدنی میں سے جو الاؤنس علیحدہ رکھا جاتا ہے، وہ سرمائے کی فرسودگی کا الاؤنس کہلاتا ہے۔ اس سے سرمایہ اصل حالت میں موجود رہتا ہے اور سرمایہ کاری کا عمل متحرک رہتا ہے۔

سوال16: ذاتی یا شخصی آمدنی سے کیا مراد ہے۔ (ملتان بورڈ 2015-17-19، ساہیوال بورڈ 2016-19، ڈی جی خان 2019)

جواب: ایک شخص اپنی محنت یا جائیداد کے عوض ذاتی طور پر جو وہ سال بھر میں کماتا ہے وہ اُس کی شخصی آمدنی ہوتی ہے۔ اس میں انتقالی ادائیگی اور براہ راست ٹیکس شامل ہوتے ہیں جبکہ مشترک سرمایہ کمپنیوں کے غیر منقسم شدہ منافع جات شامل نہیں ہوتے۔

سوال17: کل خرچ کے طریقہ سے قومی آمدنی کی پیائش کیونکر کی جاسکتی ہے۔

جواب: اس طریقہ کے تحت نجی اور سرکاری سطح پر ایک سال کے عرصہ میں ہونے والے صرفی اور سرمایہ کاری کے اخراجات کو جمع کر لیا جاتا ہے۔ یعنی قومی آمدنی = کل اخراجات = نجی صرفی خرچ + سرکاری صرفی خرچ + نجی سرمایہ کاری + سرکاری سرمایہ کاری مختصراً Y=C+I یعنی قومی آمدنی = کل خرچ۔

سوال18: دوہرے شمار کے خطرہ سے کیسے بچا جاسکتا ہے۔ (ملتان بورڈ 2018)

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں:

(i) شے کی پیدائش کی مختلف صورتوں کی تکمیل کے دوران مختلف مرحلوں میں قیمت میں جو اضافہ ہوتا ہے صرف اسی کو جمع کیا جائے یعنی (Value added approach)۔

(ii) شے کی وہ مالیت لیں جب وہ تیار ہو کر آخری مرحلہ میں پہنچ جائے۔ (Value of final stage)

سوال19: قومی آمدنی کے دائری بہاؤ سے کیا مراد ہے۔ (ملتان بورڈ 2015)

جواب: قومی آمدنی کے حصول کے لئے ایک طرف عوام/عوامل اپنی خدمات فرم/کاروباری ادارے کو پیش کرتے ہیں جس کے بدلے معاوضے (وصولیاں) حاصل کرتے ہیں۔ دوسری طرف کاروباری ادارے عوامل کی خدمات سے اشیاء و خدمات پیدا کر کے انہی عوامل/عوام سے اشیاء کی قیمتیں وصول کرتے ہیں۔ اس طرح قومی آمدنی کا بہاؤ کاروباری اداروں سے عوامل اور عوامل سے فرموں تک ایک دائرے کی شکل میں اختیار کر لیتا ہے۔

سوال20: اوسط میلان بچت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ایک خاص عرصہ وقت میں آمدنی اور بچت کی باہمی نسبت لی جاتی ہے یعنی آمدنی کے ایک خاص معیار پر اس کا کتنا حصہ بچایا جاتا ہے۔

سوال21: خام قومی پیداوار سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2016، ڈی جی خان 2016، ملتان بورڈ 2018)

جواب: اشیاء اور خدمات کا مجموعہ جو کسی ملک کے لوگ ایک سال کے عرصہ میں پیدا کرتے ہیں اسے خام قومی پیداوار کہتے ہیں۔

سوال22: اعانے سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2014-18)

جواب: حکومت کی طرف سے مختلف اشیاء کی پیداوار کی فروخت پر دی جانے والی چھوٹ یا رعایت کو اعانہ کہا جاتا ہے۔

سوال23: نجی سرمایہ کاری سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2014، لاہور بورڈ 2017)

جواب: عام افراد کی طرف سے کی جانے والی سرمایہ کاری نجی سرمایہ کاری کہلاتی ہے اس میں مختلف منصوبوں پر سرمایہ خرچ کیا جاتا ہے تاکہ مزید منافع کمایا جاسکے۔ مثال کے طور پر نئے کارخانے قائم کئے جاتے ہیں نئی عمارتیں تعمیر کر کے مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال24: پروفیسر فشر کی قومی آمدنی کی تعریف بیان کیجئے؟ (ساہیوال بورڈ 2014)

جواب: اشیاء وخدمات کی وہ مقدار جو ایک سال کے عرصہ میں صرف کی جائے قومی آمدنی کہلاتی ہے۔

سوال25: N.N.P سے N.I حاصل کرتے وقت مساوات کی صورت لکھیں؟ (ملتان بورڈ 2014)

جواب: (N.I) قومی آمدنی = خالص قومی پیداوار (N.N.P) - بالواسطہ ٹیکس + اعانے

سوال26: تفاعل بچت سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2015-16، ساہیوال بورڈ 2019)

جواب: کینز کے مطابق بچت کا انحصار آمدنی پر ہوتی ہے۔ یعنی S=f(y) (بچت آمدنی کا تفاعل ہوتی ہے) اور آمدنی بڑھنے سے بچت میں اضافہ اور آمدنی کم ہونے سے بچت میں کمی آجاتی ہے۔ بچت اور آمدنی کے اس تعلق کو تفاعل بچت یا میلان بچت کہا جاتا ہے۔

سوال27: غیر تقسیم شدہ منافع سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2015، ملتان بورڈ 2018)

جواب: مشترکہ سرمایہ کی کمپنی کا وہ منافع جو حصہ داروں میں تقسیم نہ کیا جائے بلکہ اس کو دوبارہ کاروبار میں لگایا جائے اسے غیر تقسیم شدہ منافع کہا جاتا ہے۔

سوال28: اوسط میلان صرف سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2014)

جواب: ایک خاص عرصہ وقت میں آمدنی کے ایک خاص معیار پر جس نسبت سے صرفی خرچ ہوتا ہے یعنی آمدنی اور صرفی خرچ کی باہمی نسبت کو اوسط میلان صرف کہا جاتا ہے۔

$$\text{اوسط میلان صرف} = \frac{\text{صرف}}{\text{آمدنی}} \text{ یا } APC = \frac{C}{Y}$$

سوال29: مختتم میلان بچت سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2015-18)

جواب: مختتم میلان بچت سے مراد تبدیل شدہ آمدنی اور تبدیل شدہ بچت کی باہمی نسبت لی جاتی ہے۔

$$\text{مختتم میلان بچت} = \frac{\text{بچت میں تبدیلی}}{\text{آمدنی میں تبدیلی}} \text{ یا } MPS = \frac{\Delta S}{\Delta Y}$$

سوال30: ہر ملک کی معیشت کا مطالعہ دو حصوں میں کیا جاتا ہے چار سطور میں لکھیں۔ (ملتان بورڈ 2014)

جواب: ہر ملک کی معیشت کا مطالعہ دو حصوں جزوی اور کلی معاشیات میں کیا جاتا ہے معاشی نظام کی چھوٹی چھوٹی اکائیوں اور حصوں کا الگ الگ مطالعہ جزوی معاشیات (Micro Economics) میں کیا جاتا ہے اس میں صارف کا رویہ، اشیاء کی قیمتوں کا تعین اور عاملین پیدائش کے معاوضوں وغیرہ کا مطالعہ جزوی معاشیات کا حصہ ہیں جبکہ کلی معاشیات (Macro Economics) میں معیشت کا بحیثیت مجموعی جائزہ لیا جاتا ہے اور مسائل کو قومی و بین الاقوامی سطح پر بیان کیا جاتا ہے مثلاً قومی آمدنی روزگار، قومی سطح پر بچت، سرمایہ کاری، زر، بینکاری سرکاری مالیات اور بین الاقوامی تجارت وغیرہ۔

سوال31: ریکارڈو کی قومی آمدنی کی تعریف لکھیں۔ (ملتان بورڈ 2014)

جواب: ریکارڈو نے قومی آمدنی کی تعریف نہیں کی۔

سوال32: قومی آمدنی کے مطالعے کے چار اہم امور لکھیں۔ (ساہیوال بورڈ 2014)

جواب: (i) معاشی ترقی کی رفتار کا جائزہ (ii) ملک کی معاشی حیثیت کا اندازہ
(iii) معیشت کے مختلف شعبوں کی نسبتی اہمیت کا اندازہ (iv) ذرائع معاش کے متعلق معلومات

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال33: بلا معاوضہ خدمات سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2016، لاہور بورڈ 2017)

جواب: بلا معاوضہ خدمات سے مراد ایسے کام ہیں جو رضا کارانہ طور پر اپنی بات یا پھر تفریح طبع کی خاطر کیے جائیں بلا معاوضہ خدمات کہلاتے ہیں ان میں گھر میں باغبانی کرنا، مرغبانی کرنا، کپڑے سلائی کرنا، کھانا پکانا اور استاد کا اپنے بچے کو پڑھانا وغیرہ شامل ہیں۔

سوال34: خام ملکی پیداوار اور خام قومی پیداوار میں کیا فرق ہے؟ (ڈی جی خان 2015)

جواب: خام ملکی پیداوار سے مراد صرف اندرونی ذرائع سے حاصل ہونے والی اشیاء خدمات کی وہ مقدار ہے جو ملک کے اندر موجود عاملین پیدائش نے پیدا کی ہو جبکہ خام قومی پیداوار سے مراد اشیاء، خدمات کی مجموعی پیداوار کی بازاری قیمتوں پر مالیت ہے جو کوئی ملک ایک مخصوص عرصہ وقت (عموماً ایک سال) کے دوران پیدا کرتا ہے۔

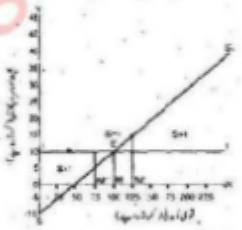
سوال35: مختتم میلان بچت (MPS) اور اوسط میلان صرف (APC) صرف کے فارمولے لکھیں۔ (ملتان بورڈ 2016، ڈی جی خان 2017)

مختتم میلان بچت = بچت میں تبدیلی / آمدنی میں تبدیلی یا $MPS = \frac{\Delta S}{\Delta Y}$

اوسط میلان صرف = صرف / آمدنی یا $APC = \frac{C}{Y}$

سوال36: متوازن قومی آمدنی کا گراف بنائیے۔

جواب:



سوال37: تفاعل بچت سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2016)

جواب: کینز کے مطابق بچت کا انحصار آمدنی پر ہوتا ہے یعنی S = f(y) (بچت آمدنی کا تفاعل ہے) اور آمدنی بڑھنے سے بچت میں اضافہ اور آمدنی کم ہونے سے بچت میں کمی آجاتی ہے۔ بچت اور آمدنی کے اس تعلق کو تفاعل بچت یا میلان بچت کہا جاتا ہے۔

پارٹ II: Descriptive Part انشائیہ

1- قومی آمدنی کی تعریف بیان کیجئے۔ اس کا مطالعہ کیا اہمیت رکھتا ہے۔
2- قومی آمدنی کے مختلف تصورات کی وضاحت کریں۔
3- قومی آمدنی سے کیا مراد ہے۔ اس کی پیائش کس طرح سے ہو سکتی ہے۔
4- قومی آمدنی کے دائری بہاؤ کی وضاحت بذریعہ ڈائیگرام کیجئے۔
5- قومی آمدنی کے توازن سے کیا مراد ہے۔ اس کی مختلف صورتیں کونسی ہو سکتی ہیں۔
6- فرق بتائیں مختتم میلان بچت بمقابلہ مختتم میلان صرف۔